اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / پہلا اجلاس (دوسری نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 29 رفروری 2024ء بمطابق ۱۸رشعبان المعظم ۱۴۴۵ھ بروز جمعرات۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	فاتحہ خوانی۔	04
3	نومنتخب رکن اسمبلی میر سرفراز احمد بگٹی کی حلف برداری۔	04
4	اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر انتخاب۔	08

جلد 01 ☆☆☆ شمارہ 02

ایوان کے عہدیدار

پریزائیڈنگ آفیسر۔۔۔۔۔انجینئر زمرک خان اچکزئی

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 29رفروری 2024ء بمطابق ۱۸رشعبان المعظم ۱۴۴۵ھ بروز جمعرات،

بوقت سہ پہر 03 بجکر 05 منٹ پر زیر صدارت انجینئر زمرک خان اچکزئی، پریزائیڈنگ آفیسر،

کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق اچکزئی، اسپیکر۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ وَلَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا ۜ (سکتۃ) قَیِّمًا لِّیُنۡذِرَ

بَاۡسًا شَدِیۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡہُ وَیُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ

اَنَّ لَہُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا ۙ مَّاکِثِیۡنَ فِیۡہِ اَبَدًا ۙ

﴿پارہ نمبر ۱۵ سورۃ الکھف آیات نمبر ۱ تا ۳﴾

ترجمہ: تمام خوبیاں اُس اللہ کے لئے ثابت ہیں جس نے اپنے خاص بندے پر یہ کتاب نازل فرمائی اور اِس میں ذرا بھی کجی نہیں رکھی۔ بالکل استقامت کے ساتھ موصوف بنایا تاکہ وہ ایک سخت عذاب سے جو کہ منجانب اللہ ہوگا ڈرائے اور اُن اہل ایمان کو جو نیک کام کرتے ہیں۔ یہ خوشخبری دے کہ اُن کو اچھا اجر ملے گا۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: جزاک اللہ۔ بِسمِ اللہِ الرَّحمٰن الرَّحیم۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: جناب اسپیکر! point of order

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: جی ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: جناب! مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج نیشنل پارٹی ہم نے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے الیکشن میں احتجاجاً ہم نے حصہ نہیں لیا۔ چونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایوان میرے لیے قابلِ احترام ہے لیکن بلوچستان کے عوام کی representative نہیں ہے۔ لہٰذا ہم اِس اجلاس سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: جی سردار صاحب! آپ کیا کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: جی۔ اَلحمدُ للہ، جناب چیئرمین صاحب! یہاں جتنے بھی معزز اراکین بیٹھے ہیں، اپنے اپنے حلقوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ اور ہم اپنے حلقوں کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ نیشنل پارٹی نے بائیکاٹ کیا۔ کیا یہ جو ڈاکٹر صاحب اور باقی جو انکے ہیں وہ منتخب ہو کر نہیں آئے ہیں؟ اِسی ایوان میں کل اِنہوں نے حلف اُٹھایا۔ تو ہم اِن کے واک آؤٹ کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: میں دو منٹ! جنگ صاحب! ہمارے ایک معزز ممبر ہیں، اُن سے حلف لیتا ہوں پھر آپ بات کریں۔ ایک دو منٹ۔ oath لیتا ہوں۔ آپ دو منٹ مجھے ٹائم دے دیں ظہور صاحب، جنگ صاحب oath لیتا ہوں یہ ہمارے ممبر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ سرفراز بگٹی صاحب سے۔ سب سے پہلے جن اراکین اسمبلی نے حلف نہیں اُٹھایا ہے وہ اسمبلی کی رکنیت کا حلف اُٹھانے کے لیے اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔ مَیں حلف پڑھوں گا آپ میری تقلید کریں۔ حلف نامے آپ تمام معزز اراکین اسمبلی کے سامنے میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ حلف نامہ میں خالی جگہ پر آپ اپنا نام درج کریں اور آخر میں اپنے دستخط ثبت فرمائیں۔ حلف اُٹھانے بعد تمام اراکین دستخط شدہ حلف نامہ اسمبلی عملے کے حوالے کریں۔ مَیں نئے رکن کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ حلف لیں۔

(اِس مرحلے پر نو منتخب رکن، بلوچستان صوبائی اسمبلی میر سرفراز احمد بگٹی نے بحیثیت اسمبلی رکنیت کا حلف اُٹھایا)

حلف: (حلف): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ مَیں سرفراز احمد بگٹی، صدق دل سے حلف اُٹھاتا ہوں کہ مَیں خلوصِ نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا، بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی بلوچستان میں اپنے فرائض اور کار ہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیت، استحکام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا۔ کہ مَیں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیامِ پاکستان کی بنیاد ہے

۔کہ مَیں اپنی ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا۔کہ مَیں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا۔اللہ تعالیٰ میری مدد اور راہنمائی فرمائے۔آمین۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: جی میر اسد صاحب۔

میر اسداللہ بلوچ: جناب چیئر مین صاحب! ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ صاحب ایک سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔اُن سے سوال ہے یہ ایوان کی تقدس ہر اُس democratic کو برقرار رکھنا چاہیے جو جمہوریت کی بات کرتے ہیں، اِس ایوان میں جو لوگ آئے ہیں جن کو لوگوں نے ووٹ دیا ہے اور بلوچستان کی ایسی حالت ہے، بلوچستان میں اتفاق اور یکجہتی کی ضرورت ہے۔اگر ڈاکٹر صاحب کو مقابلہ کرنا تھا تو عبدالخالق صاحب کے خلاف فارم بھرتے، مقابلہ کر لیتے اور democratic طریقے سے جیت جاتے، آج آپ اُس کو حلف دیتے۔یہ کہاں کا جمہوری اُصول ہے کہ آپ میں اِتنی اخلاقی، سیاسی، جمہوری جرأت نہیں ہے۔آپ صرف دنیا کو دکھانا چاہتے ہیں، بلوچستان کے مظلوم، غریب کو دیکھنا چاہتے ہیں کہ آپ democratic ہیں۔کہ آپ کے حلقے میں آب سَر میں، اب بھی بیلٹ پیپر پر لوگ ٹھپا لگا رہے ہیں۔پنجگور میں کل جو میں نے بات کی، وہاں کلاشنکوف کلچر کا نشو ونما کیا گیا۔پنجگور میں ہر سیٹ پر وہاں جا کر گولے پھینکے گئے، یہ کوئی تنظیم نہیں تھی کوئی اور نہیں تھا، یہی نیشنل پارٹی کے لوگ تھے کہ ایک سیٹ کی خاطر بلوچ روایت کو پامال کیا گیا۔بلوچ روایت میں یہ ہے کہ جب لیڈیز جہاں کہیں آتی ہیں بڑی جنگوں میں وہاں اُس جنگ کو روک لیا جاتا ہے۔اُس دن روز ہزاروں کی تعداد میں وہ لیڈیز آئی تھیں اپنے جمہوری ووٹ دینے کے لیے، اِنہوں نے گولہ باری کر کے، یہ کون سی بلوچی روایات ہیں جناب۔آج آپ کو یاد آ رہی ہیں ساری چیزیں کہ مجھے جمہوری عمل کو دیکھنا۔یہ بالکل پچھلی دفعہ 2013ء میں آپ کہاں جیتے تھے؟ کہاں سے آپ وزیر اعلیٰ ہوئے؟ آپ کے تو 7 بندے تھے، اِتنی minority, majority پر آپ وزیر اعلیٰ کہاں بنے؟ اُس روز آپ کو اچھا لگا۔اور آج یہاں جمہوری طریقے سے بلا مقابلہ کوئی فارم جمع نہیں ہوا، ایک جمہوری عمل تھا، اُن کو چاہیے تھا کہ آج مبارکباد دیتے۔کہا کہ ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔آپ کی اِس واک آؤٹ، اِس مقدس ایوان کی آپ نے تذلیل کی ہے، آپ کو معافی مانگ لینی چاہیے۔Thank you جناب اسپیکر صاحب۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: میں گزارش کرتا ہوں کہ میں اسپیکر صاحب کا حلف لوں گا، اسپیکر صاحب بیٹھیں گے اور آپ کو سنیں گے۔جی جتک صاحب! آپ بتائیں؟ شارٹ، شارٹ اگر دو دو منٹ آپ تقریر کریں، ہمیں موقع دیں۔

جناب علی مدد جتک: میں مبارکباد پیش کرتا ہوں جنھوں نے بھاری اکثریت سے جیت کر یہاں آئے۔رہ گئی بات ڈاکٹر مالک صاحب کی، کہتے ہیں کہ دھاندلی ہوئی ہے 2018ء میں یہ لوگ زیرو تھے۔ایک سیٹ بھی نہیں تھی۔خیر جان بلوچ،

قدوس کو جیت کر آیا ہے، پھر بھی بولتا ہے کہ دھاندلی ہوئی ہے۔کیونکہ اِسکو غصہ ہم پر، آپ پر نہیں ہے اِسکو غصہ میاں صاحب پر ہے، اِسکو وزیر اعلیٰ نہیں بنایا اِسمیں ہمارا کیا قصور ہے۔یہ وہ بندہ ہے جس نے بلوچیت کے نام پر، مَیں سمجھتا ہوں کہ ایک دھبہ ہے، یہ بلوچیت کا دعویٰ کر کے یہاں اپنے آپ کو بلوچ قوم کو دکھانا چاہتے ہیں۔مگر جو بائیکاٹ کیا ہے اسکی میں مذمت کرتا ہوں ۔ جناب اسپیکر! آپ کمیٹی بنائیں۔جب تک وہ پارلیمنٹ سے معافی نہیں مانگے گا ہم احتجاج۔۔۔(مداخلت) اچھا دوسرا اگر اِسکو یہ پارلیمنٹ اچھا نہیں لگتا ہے خود جعل سازی کر کے آیا ہے استعفیٰ دے پھر ہم اِسکا مقابلہ کریں گے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: دیکھیں! آپ سارے سینئر ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں مَیں آپ کا احترام کرتا ہوں مجھے اِتنا چھوڑ دیں کہ میں کارروائی کر کے اسپیکر صاحب سے حلف لے لوں وہ بیٹھ جائیں گے اپنی کارروائی complete کر کے آپ کو آگے چلائیں گے۔جی۔

جناب اسفند یار خان کاکڑ: ہم بات کرنے کا حق رکھتے ہیں۔آپ سے آپ سے گزارش ہے، جو پہلے کارروائی میں ایک کارروائی ہوئی ہے جو حرکت ہوئی ہے میرے خیال میں یہ ہماری روایت کے بالکل منافی ہے اِس طرح نہیں ہونا چاہیے۔اور دوسری بات یہ اگر اُن کو اِس طرح اعتراض تھا تو وہ کیپٹن صاحب کے خلاف بالکل ڈاکومنٹس جمع کرتے اور مقابلہ کرتے، ڈٹ جاتے، پتہ چلتا کہ کون جیتتا ہے کون ہارتا ہے، تیسری بات یہ اگر اُنکو اِس اسمبلی یا اسکے ممبران پر اعتراض ہیں تو وہ استعفیٰ دے دیں۔اور اِس طرح نہیں چلے گا اگر وہ آئے اور اسمبلی میں بیٹھے تو احتجاجاً ہم باہر نکلیں گے۔اُنکو اسمبلی سے معذرت اور معافی کرنی پڑے گی۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: مَیں ابھی ذرا کارروائی کو آگے چلاتے ہوئے، بھائی جان! آپ اگر بیٹھ جائیں۔۔۔(مداخلت) جناب! آپ کیوں اِس پر بات کرتے ہیں، اُنہوں نے احتجاج کیا ایک جمہوری طریقے سے آپ جا کے اُنکو منائیں واپس لے آئیں اسمبلی میں بٹھائیں یہ طریقہ ہوتا ہے۔۔۔(مداخلت) ٹھیک ہے، ٹھیک ہے ok، پلیز اگر آپ بیٹھ جائیں۔زاہد صاحب! اگر آپ بیٹھ جائیں، دو منٹ مجھے ٹائم دے دیں میں اسکو آگے لے جاؤں۔

محترمہ شاہدہ رؤف: جناب! الحمدُ للہ ہم جس ایمان کا حصہ ہیں، اُس کے تقدس کو ہمیں ضرور برقرار رکھنا چاہیے۔الیکشن کیسے ہوئے، کن حالات میں ہوئے اور تمام پارٹیوں کی reservations according to the election کیا تھی، وہ ہم سب کے سامنے ہے۔پھر بھی بادل نخواستہ ہم لوگوں نے اِس رزلٹ کو قبول کیا اور ہم اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں۔لیکن بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بائیکاٹ کی طرف چلا جاتا ہے، تو وہ اُس کا حق ہے۔اُس کے اوپر آپ لوگ اس طرح سے irritate کریں گے اور ہمارے سینئر پارلیمنٹرین کے ساتھ یہ سلوک زیب نہیں دیتا ہے۔یہیں

سے کچھ لوگ چلے جائیں اور اُن کو منا کے لے آئیں تو اس میں میرا نہیں خیال کہ کچھ ہوگا۔ اور اِس مقدس۔۔۔ سردار صاحب! پلیز آپ مجھے سن لیجئے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: میڈم! ابھی اسمبلی کی کارروائی باقی ہے آپ بیٹھ جائیں۔

محترمہ شاہدہ رؤف: مَیں آپ کی توجہ اِس صوبے کے سب سے اہم ایشو کی طرف دلانا چاہتی ہوں اس وقت آپ کو پتہ ہے کہ صوبے کے اندر بارشیں کس طرح سے ہورہی ہیں۔ بارش اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے لیکن اس وقت ہمارا گوادر جس طرح سے وہاں کے لوگ suffer کر رہے ہیں آپ کے تھرو اسپیکر صاحب میں یہ چاہوں گی کہ ہمارے جتنے محکمے ہیں آپ پلیز اُنکو guideline دے دیں کہ وہاں لوگوں کو ریلیف دیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: شکریہ میڈم! آپ بیٹھ جائیں۔ میں نئے ارکان اسمبلی کو رکنیت حلف اُٹھانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ معزز اراکین اسمبلی! چونکہ آئین کے آرٹیکل 108 جسے قواعد وانضباطِ کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 8 اور 9 کے ساتھ پڑھا جائے، کے تحت اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب ہونا تھا۔ اور اِس کے لیے آج مورخہ 29 فروری 2024ء کا دن مقرر کیا گیا تھا۔

میر سرفراز احمد بگٹی: I just want to help کہ ہم، آپ نے کمیٹی بنائی اور ہم باہر گئے، پارلیمانی روایت میں تو بائیکاٹ ہوتا ہے۔ تو premises میں لوگ رہتے ہیں۔ اور پھر یہی روایت ہماری رہی ہے کہ کچھ لوگ جا کے اُن کو منا کے لے آتے ہیں۔ unfortunately ڈاکٹر صاحب premises چھوڑ کے چلے گئے تھے اور یہ بھی ایک نئی روایت ہے مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نامناسب روایت ہے اِسکو نہیں ہونا چاہئے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے انشاء اللہ تعالیٰ پھر next میں اُنکو منانے کی کوشش کریں گے۔ آج مورخہ 29 فروری 2024ء کو اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب کے لئے کاغذات نامزدگی کی وصولی کا وقت قواعد وانضباطِ کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر (3)8 کے تحت قبل از دوپہر یعنی بارہ بجے دوپہر سے قبل کا وقت مقرر کیا گیا تھا۔ وقتِ مقررہ کے دوران کیپٹن ریٹائرڈ عبدالخالق اچکزئی منتخب رکن بلوچستان صوبائی اسمبلی حلقہ پی بی۔ 51 چمن کے حق میں دو کاغذاتِ نامزدگی برائے انتخاب اسپیکر، سیکرٹری اسمبلی کو موصول ہوئے جن میں ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی رکن اسمبلی خواتین مخصوص نشست اور سردار عبدالرحمٰن کھیتران، منتخب رکن اسمبلی حلقہ پی بی۔ 4 موسیٰ خیل کم بارکھان نے کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق اچکزئی منتخب رکن بلوچستان صوبائی اسمبلی حلقہ پی بی۔ 51 چمن کو اسپیکر کے انتخاب کے لئے تجویز کیا ہے۔ کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق اچکزئی منتخب رکن بلوچستان صوبائی اسمبلی حلقہ پی بی۔ 51 چمن کے حق میں جمع کرائے گئے دونوں کاغذاتِ نامزدگی برائے انتخاب اسپیکر کی جانچ پڑتال کی گئی جو کہ درست پائے گئے۔ چونکہ مقررہ وقت یعنی قبل

از دوپہر 12 بجے کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق اچکزئی منتخب رکن بلوچستان صوبائی اسمبلی حلقہ پی بی 51۔چمن کے ماسوااور کسی بھی رکن اسمبلی نے اسپیکر کے عہدے کے لئے کوئی کاغذاتِ نامزدگی جمع نہیں کرائے ہیں۔لہٰذا میں قواعدوانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر (5)8 کے تحت اسمبلی کے روبرو اسپیکر کے انتخاب کے لئے ایک ہی اُمیدوار کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق اچکزئی منتخب رکن بلوچستان صوبائی اسمبلی حلقہ پی بی 51 چمن کو بلامقابلہ اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی منتخب ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔مَیں اپنی طرف سے اور پورے ایوان کی طرف سے کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق اچکزئی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں،اور ساتھ ہی میں آخری دو،تین الفاظ کہوں گا کہ مَیں گورنر بلوچستان ملک عبدالولی کاکڑ صاحب کا اور اِس ایوان میں جتنے میرے معزز اراکین اسمبلی اور میرے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے ایک سینئر ممبر کی حیثیت سے مجھ پر اعتماد کیا اور مجھے اس اسمبلی کو چلانے کا موقع دیا۔اس پر مَیں آپ سب کا مشکور ہوں اور اُمید رکھتا ہوں کہ ہم اپنے جمہوری انداز اور قبائلی روایات کو دیکھتے ہوئے اس اسمبلی کو چلانے کے لئے آگے کوشش کرینگے۔گورنر صاحب کا مَیں ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔اب مَیں کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق اچکزئی منتخب رکن اسمبلی حلقہ پی بی 51 چمن، سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ یہاں آکر آئین کے تیسرے گوشوارے کی مندرج عبارت کے مطابق اسپیکر کے عہدے کا حلف اُٹھائیں اور حلف کے بعد کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق خان اچکزئی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کرسی کی صدارت سنبھالیں گے۔

(اس مرحلہ میں پریزائیڈنگ آفیسر انجینئر زمرک خان اچکزئی ،نومنتخب اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی جناب کیپٹن (ریٹائرڈ)عبدالخالق اچکزئی صاحب سے حلف لیا)

(حلف):بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔مَیں کیپٹن عبدالخالق اچکزئی صدقِ دل سے حلف اُٹھاتا ہوں کہ مَیں خلوصِ نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا۔کہ جب کبھی بھی مجھے بحیثیت اسپیکر صوبائی اسمبلی بلوچستان اور جب کبھی بھی مجھے بحیثیت گورنر کام کرنے کا کہا جائیگا تو مَیں اپنے فرائض اور کارہائے منصبی ایمانداری اور اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور،قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری،سالمیت،استحقام،یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا۔کہ مَیں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے۔کہ مَیں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثرانداز نہیں ہونے دونگا۔کہ مَیں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اِس کا تحفظ اور دفاع کروں گا۔اور یہ کہ مَیں ہر حالت میں ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ بلاخوف ورعایت اور بلارغبت و عناد قانون کے مطابق انصاف کروں گا۔اللہ تعالیٰ میری مدد اور راہنمائی فرمائے۔آمین۔

کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق اچکزئی، اسپیکر: بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم۔ نَحمدُہٗ و نصّلی علیٰ رَسولہِ الکَرِیم۔ اَمَّابَعدفَاَعُوذُبِاللّٰہ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ وَاعتَصِمُوبِحَبلِ اللّٰہ جَمِیعاً وَّلَا تَفَرَّقُو۔ اسمبلی کی کارروائی کو آگے بڑھانے سے پہلے مَیں اِس مقدس ایوان میں جتنے بھی ہمارے ممبر حضرات بیٹھے ہیں، چاہے وہ میری پارٹی پاکستان مسلم لیگ (ن) سے ہیں، چاہے وہ ہمارے کولیشن پاکستان پارٹنر پیپلز پارٹی سے ہے، چاہے وہ بلوچستان عوامی پارٹی پاکستان سے ہیں اور خصوصاً جے یو آئی جمعیت علماء اسلام کے اراکین جو یہاں بیٹھے ہیں اور اس کے علاوہ بھی ہمارے دوسرے ارکان جو آزاد ارکان ہیں، خواتین، مَیں سب کا مشکور ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج اُنہوں نے متفقہ طور پر مجھ پر اسپیکر کی ذمہ داری ڈالی ہے۔ اور ہمیں یہ راستہ دکھایا ہے کہ جو آیت کریمہ قرآن مجید کی مَیں نے آپ کے سامنے تلاوت کی کہ ہمیں تفرقے میں نہیں پڑنا چاہیے۔ اور ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون اور درگزر جاری رکھنا چاہیے۔ اور یہ آیت کریمہ ہمارے اور آپ کے ہاؤس کے entrance کے اوپر بھی لگی ہے۔ اور ہمارے لئے یہ راہنمائی ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے آنے والے وقت میں ہماری راہنمائی اور مدد فرمائے۔ معزز اراکین اسمبلی! مَیں آپ سب کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھ پر اعتماد کا اظہار کیا اور مجھے اسپیکر منتخب کیا۔ میری یہ بھرپور کوشش ہوگی کہ مَیں اس ایوان کے تقدس کو بحال رکھوں۔ اور ایوان کے تقدس کو بحال رکھنے کے لئے آپ سب سے میری گزارش ہوگی کہ آپ کو میرا ساتھ دینا ہوگا اور مجھ سے تعاون کرنا ہوگا۔ انشاء اللہ وتعالیٰ ہماری یہ کوشش ہوگی بلاتفریق، بلا سیاسی وابستگی میری یہ کوشش ہوگی اور انشاء اللہ ہماری پارٹی کی کوشش ہوگی، ہماری گورنمنٹ کی کوشش ہوگی، ہم سب بھائیوں کو ساتھ لیکر چلیں گے، انشاء اللہ وتعالیٰ۔ اور انشاء اللہ حکومت اور اپوزیشن کو قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی کے مطابق انشاء اللہ قانون کے مطابق آگے لیکر چلیں گے۔

جناب اسپیکر: معزز اراکین اسمبلی آئین کے آرٹیکل 108 جسے قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 9 کے ساتھ پڑھا جائے، کے تحت ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب ہونا تھا اور اسلئے آج مورخہ 29 فروری 2024ء کا دن مقرر کیا گیا تھا۔ آج مورخہ 29 فروری 2024ء کو ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب کے لئے کاغذاتِ نامزدگی کی وصولی کا وقت قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر (3)8 کے تحت قبل از دوپہر یعنی 12 بجے دوپہر سے قبل کا وقت مقرر کیا گیا تھا۔ وقت مقررہ کے دوران محترمہ غزالہ گولہ بیگم، رکن صوبائی اسمبلی خواتین مخصوص نشست سے ایک کاغذاتِ نامزدگی برائے انتخاب ڈپٹی اسپیکر سیکرٹری اسمبلی کو موصول ہوا۔ جس میں جناب علی مدد جتک صاحب، رکن صوبائی اسمبلی حلقہ پی بی۔45 کوئٹہ 8 نے محترمہ غزالہ گولہ بیگم، رکن بلوچستان صوبائی اسمبلی خواتین کی مخصوص نشست کو ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب کے لئے تجویز کیا۔ محترمہ غزالہ گولہ بیگم رکن بلوچستان صوبائی اسمبلی خواتین کی

مخصوص نشست کی جانب سے جمع کرائے گئے کاغذات نامزدگی برائے انتخاب ڈپٹی اسپیکر کی جانچ پڑتال کی گئی ہے جو کہ درست پائے گئے ہیں۔ چونکہ مقررہ وقت یعنی قبل از دوپہر 12 بجے دوپہر سے قبل محترمہ غزالہ گولہ بیگم، رکن صوبائی اسمبلی خواتین مخصوص نشست کے ماسوا کسی بھی رکن اسمبلی نے ڈپٹی اسپیکر کے عہدے کے لئے کوئی کاغذاتِ نامزدگی جمع نہیں کرائے ہیں۔ لہٰذا میں قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر (5)8 کے تحت اسمبلی کے روبرو ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب کے لئے ایک ہی اُمیدوار محترمہ غزالہ گولہ بیگم صاحبہ رکن بلوچستان صوبائی اسمبلی خواتین مخصوص نشست کو بلا مقابلہ ڈپٹی اسپیکر بلوچستان اسمبلی منتخب ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ اب مَیں محترمہ غزالہ گولہ بیگم صاحبہ سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ یہاں اسٹیج پر آئیں اور آئین کے تیسرے گوشوارے کی مندرج عبارت کے مطابق ڈپٹی اسپیکر کے عہدے کا حلف اُٹھائیں۔

(اس مرحلہ میں محترمہ غزالہ گولہ بیگم صاحبہ رکن بلوچستان صوبائی اسمبلی خواتین مخصوص نشست نے جناب اسپیکر صاحب سے حلف لی)

(حلف): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع کرتی ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اورنہایت رحم کرنے والا ہے۔ مَیں غزالہ گولہ بیگم صدق دل سے حلف اُٹھاتی ہوں کہ مَیں خلوصِ نیت سے پاکستان کی حامی اور وفادار رہوں گی۔ کہ جب کبھی مجھے بحیثیت ڈپٹی اسپیکر صوبائی اسمبلی بلوچستان کام کرنے کے لئے کہا جائیگا مَیں اپنے فرائض اور کارہائے منصبی ایمانداری اور اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیت، استحقام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا۔ کہ مَیں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گی جو قیامِ پاکستان کی بنیاد ہے۔ کہ مَیں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گی۔ کہ مَیں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گی اور اِس کا تحفظ اور دفاع کروں گی۔ اور یہ کہ مَیں ہر حالت میں ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ بلاخوف و رعایت اور بلا رغبت وعناد قانون کے مطابق انصاف کروں گی۔ اللہ تعالیٰ میری مدد اور راہنمائی فرمائے۔ آمین۔

جناب اسپیکر: میری ایک چھوٹی سی گزارش سن لیں، مَیں صرف وہ اسمبلی کے قواعد وانضباط کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں پھر جس نے بولنا ہے، جتنا بولنا ہے وہ بعد میں کریں گے انشاءاللہ۔ مجھے مبارکباد دینے دیں پہلے وہ غزالہ گولہ صاحبہ کو، پہلے میں مبارکباد دے دوں۔ مَیں محترمہ غزالہ گولہ بیگم صاحبہ کو ڈپٹی اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ Thank you

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: مَیں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی مسلم لیگ (ن) کی طرف سے آپ کو یہ کرسی سنبھالنے

پر، آپ کو اور محترمہ غزالہ گولہ صاحبہ کو دلی طور پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہاں میں ایک دو باتیں اور کروں گا کہ بلوچستان اسمبلی کی تاریخ میں آج دو تاریخی واقعات ہوئے جو کہ شاید 70ء سے لیکر آج تک نہیں ہوئے ہیں۔ پہلا واقعہ تو یہ ہے کہ ایک ریٹائرڈ کیپٹن نے ایک ریٹائرڈ کیپٹن کی کرسی سنبھالی۔اور دوسرا یہ ہے کہ ایک اچکزئی نے ایک اچکزئی کو حلف دیا۔تو یہ میرے خیال سے ایک تاریخ رقم ہوئی ہے۔ ہمارا انشاءاللہ آپ کے ساتھ ہر طریقے سے تعاون رہے گا۔اور ہم امید کرتے ہیں کہ اِس ایوان میں بیٹھے ہوئے جتنے بھی لوگ منتخب ہوکر آئے ہیں، چاہے وہ کسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں یا دو دن کے بعد ڈویژن ہوگی اور ٹریژری بینچز اپوزیشن بنیں گے، کون کس جگہ پر ہے، سب کے ساتھ آپ کا یکساں سلوک ہوگا۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ جمہوریت کی روح یہ ہے کہ یہاں اِس ایوان میں جو بھی آیا ہے، چاہے وہ اسپیشل سیٹ پر آیا ہے، اقلیت پر آیا ہے یا حلقے کے عوام کی طرف سے آیا ہے، یہ سب منتخب لوگ ہیں اور اِن کو آپ پارٹی affiliation سے ہٹ کر احترام دیں گے۔اور سب کے ساتھ آپ کا یکساں سلوک ہوگا۔ بہت بہت شکریہ۔Thank you

جناب اسپیکر: Thank you سردار صاحب۔ایک منٹ سرفراز بگٹی صاحب پھر آپکے پاس آتا ہوں نوشیروانی صاحب۔

میر سرفراز احمد بگٹی: شکریہ جناب اسپیکر۔ on behalf of myself and on behlaf of Pakistan Peoples Party. میں آپ کو بہت مبارکباد دیتا ہوں۔اور ساتھ ساتھ میڈم غزالہ گولہ صاحبہ کو جو ڈپٹی اسپیکر elect ہوئی ہیں، اُن کو بھی مبارکباد دیتا ہوں، اِس امید کے ساتھ کہ آپ اس ہاؤس کو impartially چلائیں گے اور جتنے بھی چاہے اپوزیشن بینچز میں لوگ ہوں گے، چاہے حکومتی سائیڈ پر ہوں گے آپ سب کو برابر لیکر چلیں گے۔اور آپ ایک وضع دار سیاست دان ہیں اور آپ سے یہی توقع کی جاسکتی ہے۔ علاوہ ازیں جناب اسپیکر! بلوچستان اسمبلی کی اپنی روایات رہی ہیں۔ بلوچستان کے لوگوں کی اپنی روایات رہی ہیں۔محسوس ایسا ہو رہا ہے کہ وہ روایات آہستہ آہستہ پامال ہو رہی ہیں۔ ہم سب نے مِل کر ان روایات کو برقرار رکھنا ہے جو کہ ہمارے آباؤ اجداد نے ہمیں سکھائی تھیں۔اور بلوچستان اسمبلی باقی اسمبلیوں سے ہمیشہ منفرد رہی ہے۔کہ یہاں جو روایات ہیں جو قبائلی روایات ہیں ہمیشہ اُنکو ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے۔

جناب اسپیکر: جی بالکل۔

میر سرفراز احمد بگٹی: ایک دوسرے کا احترام، ایک دوسرے کا ادب، ایک دوسرے کی بات، چاہے وہ اپوزیشن کی بات ہو، چاہے آپ اُس سے agree کریں۔لیکن disagreement پر agreement کرنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ہماری قبائلی روایات کا حصہ ہے۔

جناب اسپیکر: Totally I agree with you.

میر سرفراز احمد بگٹی: اور آپ سے یہ امید ہے اور پورے ایوان سے یہ امید ہے کہ اس ایوان میں جو ماضی میں اگر کوئی کوتاہی ہوئی بھی ہے، تو آئندہ ہم یہ احتیاط کریں اور اس ایوان کو بلوچ، پشتون، ہزارہ، جتنے بھی بلوچستان کے لوگ یہاں رہتے ہیں اُنکی روایات کے مطابق اس کو ایک جرگہ کی طرح چلائیں۔ اور اس کو عوام کی جو عوام نے ہم پر توقعات کی ہیں، عوام کی جو ہم پر تمام august House کے جتنے بھی ممبرز ہیں، اُنکی توقعات پر ہم پورا اُتریں۔ اور اس کو عوام کی بھلائی اور بہتری کے لئے surve کریں۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: Thank you agreed with you. سرفراز صاحب۔ جی اسد بلوچ صاحب۔ پھر اُس کے بعد یونس صاحب آپ اس کے بعد۔

میر اسد اللہ بلوچ: Thank you جناب اسپیکر صاحب۔ سب سے پہلے مَیں اپنی پارٹی بلوچستان نیشنل پارٹی (عوامی) کی جانب سے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: Thank you.

میر اسد اللہ بلوچ: ساتھ ہی ڈپٹی اسپیکر غزالہ گولہ جو کہ پُرانی پارلیمنٹیرین ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ الیکشن ہوتے ہیں، الیکشن کے بعد اسمبلیاں سجتی ہیں، ایک جمہوری عمل کا process start ہوتا ہے۔ اور اُس process میں آج آپ اِس منصب پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم نیچے ہیں اور آپ چار فٹ اُوپر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اِس لیے کہ یہ جو کالی وردی آپ پہنے ہوئے ہیں، اِنصاف کے تقاضوں کو آپ پورا کریں گے۔ بلوچستان وہ صوبہ ہے جہاں پسماندگی بھی ہے، پانی کا بھی مسئلہ ہے، صحت کا بھی مسئلہ ہے روزگار کا بھی مسئلہ ہے۔ یہ تمام مسائل جو بلوچستان کے ہیں، اِن کو حل اِس ایوان کو ہی کرنا ہے، یہ کہیں دوسری جگہ سے کوئی نہیں آ سکتا۔ ایک بہتر طریقے سے آپ اُسکو چلا سکتے ہیں۔ ہر ممبر جب یہاں کھڑا ہو کر بولے گا اُسکو سُنیں اور دلیل کے ساتھ اُسکو جواب دیں۔ اور یہاں rules of business کی کتاب جو کہ آپ کی راہنمائی کر رہی ہے، اِسکے دائرے میں، اِسکے framework میں آپ رہتے ہوئے چیزوں کو آگے لے جائیں گے، یقیناً ایک کامیاب اور بہترین اسپیکر آپ بن سکتے ہیں۔ اِس کے ساتھ ہی اگر مَیں جان جمالی صاحب کو نظر انداز کروں، بڑی ناانصافی ہوگی۔ بحیثیت انسان وہ ایک اچھے انسان ہیں، تعلیم یافتہ ہیں، بیماری کے باوجود جب بھی وہ آئے تھے اِدھر ہمیں سُنتے تھے اور اَحسن طریقے سے اُنھوں نے اسمبلی کو چلایا۔ اگر آج وہ نہیں ہیں لیکن اُنکے کردار، اُنکا عمل بلوچستان کے لیے اِس ایوان کے لیے ماضی کی یادیں ہیں، اُنکو ہم بھول نہیں سکتے۔ اِسی سلسلے میں ڈپٹی اسپیکر تھے سردار بابر موسیٰ خیل صاحب، چونکہ جان جمالی صاحب کی وقتاً فوقتاً طبیعت خراب تھی اُنھوں نے یہاں آ کر chair کی وہ ایک اچھے انسان تھے اُنھوں نے اِس ایوان کو احسن طریقے سے چلایا جب کوئی ماضی کو بھول جاتا ہے کہیں کوئی قومیں وہ لیڈرشپ آگے نہیں

بڑھ سکتی ہے اُن کی قربانی کو آج ہم یاد کریں گے، ساتھ ہی بلوچستان میں پشتون، بلوچ، ہزارہ، سیٹلرز یہ سب کا صوبہ ہے اِس پانچ سال میں تمام مسائل کا حل مل بیٹھ کر کرنا ہے، ہمارے بہت سے مسائل بیٹھ کر حل کرنے ہیں ہمارے بہت سے مسائل صوبے سے تعلق رکھتے ہیں بہت سے مسائل ہمارے مرکز سے تعلق رکھتے ہیں۔ مرکز میں اِس وقت coalition government ہے، ملک کی سب سے بڑی پارٹی وہ اپنے کو تصور کرتے ہیں، پیپلز پارٹی ہے، مسلم لیگ ن ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچستان کے جو اجتماعی مفادات ہیں اُن کو سب مل بیٹھ کر، اپوزیشن اور ٹریژری دونوں کمیٹی بنا کر اِن مسئلوں کو حل کریں۔ جناب! اِس وقت مَیں بات کو زیادہ آگے بڑھانا نہیں چاہتا ہوں یہاں بیس لاکھ سے زیادہ نوجوان بیروزگار ہیں۔ اِس مسئلے کو اگر ہم اہمیت نہیں دیں گے بیگانگی کے شکار ہوں گے تو بلوچستان کے امن کی توقع رکھنے والے بندے یہ بھول جائیں کہ بلوچستان میں امن ہوگا، یہ address ہمیں کرنا ہے مسئلے کو ہمیں حل کرنا ہے۔ اِسی طریقے سے بیس لاکھ سے زیادہ چھوٹے بچے اسکولوں کی شکل نہیں دیکھ رہے ہیں۔ اُن کی معاشی حالت، معاشرتی جبر، استحصال کے مواقع کی ایسی حالت پیدا کی ہے کہ اُن چھوٹے بچوں کو آج مجھے اور آپ کو ہاتھ میں لے کر اسکول تک پہنچانا ہے۔ ہمیں ہی کرنا ہے ل، ہمارے اُوپر بہت سی ذمہ داریاں ہیں، لوگوں نے توقع رکھی ہمیں مینڈیٹ دیا اِس مینڈیٹ کو خوبصورت بنانے کی خاطر ہمیں سب مل کر ایک ہو کر اسلام آباد سے اپنا آئینی وقانونی اور جمہوری حق لے کر یہ بیچارے عوام جو انتظار میں ہیں اِن کو سونپنا ہے۔ thank you بڑی مہربانی۔

جناب اسپیکر: یونس عزیز زہری صاحب! ایک منٹ آپ کی طرف آرہے ہیں۔ اِنشاءاللہ۔

میر یونس عزیز زہری: شکریہ جناب اسپیکر۔ میں اپنی طرف سے اور اپنی جماعت جمعیت علماء اسلام کی طرف سے آپ کو اور میڈم غزالہ گولہ صاحبہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ اسپیکر اور وہ ڈپٹی اسپیکر منتخب ہوگئیں اور اِس اُمید کے ساتھ کہ بلوچستان کی جو روایات ہیں اُن روایات کو اور اِس اسمبلی کی پرانی روایتوں کو برقرار رکھ کر آپ آگے چلائیں گے کیونکہ پچھلے ادوار میں اِس اسمبلی کے ساتھ جو حشر ہوا تھا ایک ڈکٹیٹر کی وجہ سے اِس اسمبلی میں بکتر بند گاڑیاں لوگوں پر چڑھائی گئی تھیں اور اِس اسمبلی کی عزت کو پامال کیا گیا تھا آج تک کسی نے اُس کے لیے آواز نہیں اُٹھائی۔ اور مجھے اُمید ہے کہ اِنشاء اللہ آپ اِس اسمبلی کو اُس طریقے سے چلائیں گے کہ اِس اسمبلی کی عزت پر کوئی آنچ آنے نہیں دیں گے۔ اور مَیں اپنی طرف سے اور اپنی جماعت کی طرف سے اپنے دوستوں کی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اِنشاءاللہ وتعالیٰ ہمار التعاون آپ کے ساتھ رہے گا۔

جناب اسپیکر: انشاءاللہ۔

میر یونس عزیز زہری: اور آپ سے بھی یہ گزارش ہوگی کہ جس طرح حلف آپ نے لے لیا اور اپنے حلف کی

پاسداری رکھتے ہوئے اور بلوچستان کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اِنشاءاللہ تعالیٰ ایک اچھی روایت رکھیں گے اور اسمبلی کو اِنشاءاللہ آگے بھی یاد کریں گے جیسے کہ پچھلی اسمبلی کو یاد کرتے ہیں جہاں آپ کے اراکین کو جیلوں میں بھی ڈالا گیا اُن کے ہاتھ بھی توڑے گئے اور بکتر بند گاڑیاں بھی اُن پر چڑھائی گئیں اور مجھے اُمید ہے کہ اِنشاءاللہ آپ اِن روایتوں کو دیکھیں گے اور اسمبلی کو ایک اچھے طریقے سے چلائیں گے۔شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: thank you۔جی ضیاء لانگو صاحب۔

میر ضیاء اللہ لانگو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔سب سے پہلے مَیں تمام معزز اراکین اسمبلی کو اُن کے حلقوں سے منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اُس کے بعد جناب اسپیکر! آپ کو اور بیگم غزالہ گولہ صاحبہ کو بلا مقابلہ منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں ،مَیں اپنی طرف سے اپنی پارٹی کی طرف سے آپ کو مبارکباد پیش کرنے کے ساتھ ساتھ یقین دلاتا ہوں کہ جس طرح ماضی میں ہماری پارٹی ہمارے دوست اِس ایوان کے ساتھ اسپیکر کے ساتھ جس طرح تعاون رہا ہے اِنشاءاللہ آپ بھی ہمارے دوست رہے ہیں ہم نے آپ کے ساتھ کام کیا ہے آپ الحمدُ للہ ایک سینئر پارلیمنٹرین ہیں ،اُسی اُمید کے ساتھ پورے ایوان نے آپ پر اعتماد کر کے آپ کو بلا مقابلہ کامیاب کیا ہے تو یہی اُمید رکھیں گے آپ ایوان کو ساتھ لے کر جو بلوچستان کے مسائل جو اسمبلی میں صرف بحث برائے بحث نہیں ہوگی جو بلوچستان کے حقیقی مسائل ہیں جو ہماری مرکزی حکومت سے related ہیں ہمارے کئی بڑے اداروں سے related ہوتے ہیں اُس میں پورے ایوان کو سارے ممبران کو اعتماد میں لے کر آگے جائیں گے۔جو ماضی کے experience کے ہم ایک دوسرے پر تنقید برائے تنقید کے بجائے اگر تنقید برائے تعمیر کریں تو اِس سے بلوچستان اور بلوچستان کے لوگوں کا فائدہ ہوگا۔اور جس طرح اسد بلوچ صاحب نے جان جمالی اور سردار بابر خان موسیٰ خیل صاحب کا ذکر کیا اُن کا اگر ذکر نہ کیا جائے تو یہ انتہائی نامناسب ہوگا، گو کہ مَیں سمجھتا ہوں بحیثیت اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر اِس chair میں سینئر رہے ہیں، اِدھر کے اراکین، اِدھر کا اسٹاف، اِدھر کے سارے لوگ، اُن کے اِس رویے سے جس طرح رہا ہے، اُس کو بھی آپ اپنے لیے مشعل راہ سمجھیں تو آپ کے لیے اِنشاءاللہ بہت اچھا ہوگا۔باقی ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ہم آپ کو اِنشاءاللہ ساتھ لے کر اِس ایوان کے تقدس کو اُوپر لے جائیں گے اِس کو خراب نہیں ہونے دیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: Thank You۔ظہور بلیدی صاحب! محترمہ ایک منٹ،ظہور بُلیدی صاحب۔

جناب ظہور احمد بلیدی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔شکریہ جناب اسپیکر! سب سے پہلے میں بلوچستان کے عوام کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ لوگوں نے اُن پر اعتماد کیا اور اُن کو اپنا منتخب نمائندہ بنا کر بلوچستان کی بارہویں اسمبلی میں بھیجا اور اِس امیدوں کے ساتھ کہ وہ بلوچستان کے مسائل کو حل کریں گے اور بلوچستان کو ترقی کے منازل طے کرائیں گے۔آپ پر

جناب اسپیکر! اور جتنے بھی ہمارے اراکین اسمبلی ہیں اُن پر بہت بڑی ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں اور خصوصاً کہ آپ نے پانچ سال میں یہاں اسمبلی کو چلانا ہے۔ قانون سازی کروانی ہے، قرار دادیں جو پیش ہوں گی وہ پاس کرانی ہیں، اور اسمبلی کی جو تمام کارروائیاں ہیں اُن کو آپ نے monitor کرنا ہے اور یہی ذمہ داری ہماری بہن غزالہ گولہ صاحبہ پر ہے۔ بحیثیت ممبر میں تمام جو ممبران ہیں اُن کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں جناب اسپیکر! ہماری پارلیمانی تاریخ میں ہمیشہ سے ایک روایت رہی ہے کہ جو لوگ منتخب ہو کر آتے ہیں تو وہ ہمیشہ یہ کہتے ہیں ''کہ الیکشن ٹھیک ہوئے ہیں'' اور جو رہ جاتے ہیں وہ نقطہ چینی شروع کر دیتے ہیں۔ جناب اسپیکر! ہمیں اب اِس delusion سے نکلنا چاہیے۔ اِنتخابات جو کہ ایک آئین کا حصہ ہیں اور ملک کو چلانے کے لیے پارلیمان بہت ضروری ہے۔ اور پارلیمان تمام اداروں کی ماں تصور کی جاتی ہے۔ اور اُس کو منتخب کرنے کا اختیار پاکستان کے عوام کو ہے اور عوام نے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے نمائندوں کو چنا اور جن پارٹیوں نے حصہ لیا اگر وہ رہ گئے ہیں تو اُن کو مزید محنت اور مزید کوشش کرنی چاہیے، نہ کہ صرف پارلیمان کو تنقید کا نشانہ بنائیں آج اگر ہم اِس مقام پر پہنچے ہیں تو وہ جمہوریت کی وجہ سے ہم یہاں اور جتنی بھی political parties ہیں، اگر اُن کو کوئی مقام ملا ہے تو وہ جمہوریت ہی واحد ذریعہ تھی جو اُن کو یہاں پہنچایا ہے۔ اگر آپ تاریخ دیکھیں اگر کچھ جماعتوں کو اعتراض ہے۔۔۔

جناب اسپیکر: Order, Order in the House please

جناب ظہور احمد بلیدی: جو باقی ممبران ہیں اُن پر اگر وہ اعتراض کرتے ہیں تو جناب اسپیکر! اُن پر بھی اعتراض بن سکتا ہے۔ شیشے کے گھر میں رہ کر کسی کو پتھر نہیں مارا جاتا۔ ہم جمہوری لوگ ہیں بحیثیت ایک ممبر، پاکستان پیپلز پارٹی، ہمارے لیڈر کو بھی الیکشن میں بہت سے اعتراضات تھے۔ لیکن چونکہ پاکستان پیپلز پارٹی بہت پرانی جماعت ہے۔ اور جب جمہوریت کے علمبرداروں میں سے ایک ہے۔ تو اُنہوں نے نتائج تسلیم کر لیے۔ تو یہی رویہ تمام political جماعتوں کا بنتا ہے کہ وہ نتائج کو تسلیم کریں۔ لیکن بدقسمتی یہاں یہ ہے کہ لوگ الیکشن سے پہلے کچھ اور فرما رہے ہوتے ہیں، بڑے بڑے خواب دیکھ رہے ہوتے ہیں، لیکن جب اُنکے خواب چکنا چُور ہو جاتے ہیں تو پھر وہ سبوتاژ کرنے کے جو چکروں میں رہتے ہیں۔ جناب اسپیکر! اِس رویے سے باہر نکلیں یہ 2024ء ہے، یہ 1988ء نہیں ہے جہاں آپ کہیں'' کہ مجھے ووٹ نہیں خون چاہیے اور پھر اسمبلی کے ایوانوں تک پہنچیں اور نوجوانوں کو پہاڑوں کا راستہ دکھائیں''۔ یہ 2024ء ہے ہمارے نوجوان بھی باشعور ہیں ہمارے لوگ ہر چیز کا ادراک رکھتے ہیں اُن کو اچھی طرح پتہ ہے کہ کون کیا کرتا رہا ہے اور کس نے کس کو کہاں بیچا ہے۔ میں اسمبلی کی پہلے اجلاس میں تلخ باتیں نہیں کرنا چاہتا لیکن جناب اسپیکر! یہ ہمارے تلخ حقائق ہیں جن کو بھلایا نہیں جا سکتا جو کہ ہماری پاکستان کی تاریخ میں رقم ہو چکی ہے۔ جو لوگوں کے ذہنوں میں اَن مِٹ ہو

چکے ہیں تو آج اسمبلی پر اعتراض اُٹھانے سے پہلے بہتر یہی ہوتا کہ اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھتے ہیں۔ میرے پاس بہت سے شواہد ہیں کہ الیکشن کے دوران ہمارے گھروں پر بموں سے حملہ کیا گیا میرے ماموں پر جان لیوا حملہ ہوا اور آج بھی وہ اسپتال میں زیر علاج ہے لیکن ہم نے اُف تک نہیں کیا حالانکہ ہمیں پتہ تھا کہ مجھ پر یا ہماری جماعت کے لوگوں پر حملے ہوتے رہے اُن کو ٹارگٹ کیا جاتا رہا لیکن کچھ political parties کو کھلی چھوٹ تھی۔ تو کیا ہم یہ حق بجانب نہیں ہوں گے کہ ان پر اعتراض کریں کہ دہشتگردوں نے صرف ہمارا ہی گھر دیکھا تھا؟ اُن کو آپ کا گھر نظر نہیں آیا؟ یا ہم اِس کو ایک گٹھ جوڑ تصور کریں؟ جناب اسپیکر! بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کو سینے میں رہنا چاہئیں جن کو وہ باہر نکالیں گے تو بہت سے پردہ نشین کھل کے سامنے آجائیں گے۔ اور یہ میں ضرور کہوں گا کہ اب منافقانہ اور دوغلاپن کی سیاست نہیں چلے گی۔ اگر آپ اقتدار کے ایوانوں میں جا کر وہاں اقتدار کی بھیک مانگیں گے اور عوام میں جائیں گے اُن کو پہاڑ کا راستہ دکھائیں گے جناب اسپیکر! یہ نہیں ہوگا۔ اس کو نہ عوام قبول کرتے ہیں نہ ہمارے باشعور نوجوان قبول کرتے ہیں نہ یہ اِس modern دور میں acceptable ہے۔ تو میں اُن سے یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ کسی اور پر اُنگلی اُٹھائیں گے تو چار اُنگلیاں آپ کی اپنی طرف ہیں ہم نے بھی وہ ویڈیوز دیکھی ہیں جو کیپٹن کے بیٹھک میں ٹھپے لگائے گئے لیکن ہم نے کچھ نہیں کہا۔ ہم نے آواران کے قصے بھی سنے ہیں کہ وہاں کس طرح کیسے الیکشن جیتا گیا اور ہماری پارٹی کو کیسے ہرایا گیا۔ لیکن ہم نے اُف نہیں کیا ہم نے اُن forum کا راستہ اختیار کیا جو ہمیں آئین نے دیا تھا۔ پنجگور کے قصے میر اسد نے بہتر یہاں بیٹھ کے بتائے کہ کیسے وہاں گُل کھلائے گئے اور جمہوریت کا کیسا گلا گھونٹا گیا۔ لیکن جناب اسپیکر! اپنی باری میں تو سب ٹھیک جب کوئی اور جمہوری عمل کا حصہ بن کر اسمبلی تک پہنچتا ہے تو اُس پر اُنگلیاں اُٹھائی جاتی ہیں۔ جناب اسپیکر! اِس اسمبلی میں ایسے ایسے لوگ منتخب ہو کے آئے ہیں جن کی لوگ مثالیں دیا کرتے ہیں۔ ہمارے عبدالمجید صاحب اِنہوں نے بڑی محنت کی اور اسٹیٹسکو کو توڑ کر اسمبلی کا ممبر بنے۔ گوادر سے مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب، اِنہوں نے بڑی جدوجہد کی اور اس مقام پر آئے تاکہ وہ لوگوں کی خدمت کر سکے۔ اور آج جب آپ اُنگلی اُٹھا رہے ہیں کہ یہ نمائندہ جماعت نہیں ہیں اس وجہ سے کہہ رہے ہیں کہ آپ کو بڑی کم تعداد میں لوگوں نے منتخب کیا یا آپ جو خواب دیکھ رہے تھے وہ پورا نہیں ہوا۔ خواب دیکھنا اچھی بات ہے آپ ضرور دیکھا کریں لیکن اُس کے بعد اُن خوابوں کی اگر آپ تعبیر کروانا چاہتے ہیں تو پہلے منافقانہ اور دوغلاپن کا جو لبادہ آپ نے اوڑھا ہوا ہے اُس کو ہٹادیں اور عوام کے پاس جائیں اور عوام سے ووٹ لے کر آئیں۔ آپ حکومت بنائیں حکومت چلائیں اِس ملک کا نظام چلائیں کوئی آپ کو نہیں روکے گا۔ ہم جمہوری لوگ ہیں ہم الیکشن میں جب جیت جاتے ہیں تو سر بسجود ہو کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں، اپنے عوام کا شکر ادا کرتے ہیں جب ہار جاتے ہیں تو تسلیم کر لیتے ہیں۔ اور اگر جہاں ہم دیکھتے ہیں کہ کچھ اُونچ نیچ ہوئی ہے تو آئینی طریقے اختیار کرتے ہیں۔ ہم غیر آئینی سو

چ، غیر آئینی طریقہ کار کی مخالفت کرتے ہیں اور آخر میں جناب اسپیکر! میں آپ کو اور ڈپٹی اسپیکر صاحبہ کو تمام اراکین اسمبلی کو اپنے تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: شکریہ۔ please ایک منٹ نمبر وائز علی محمد please پہلے اُنہوں نے ہاتھ اُٹھایا ہے، جی محترمہ۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وَ کَفَا بِاللّٰہِ وَلِیاً وَ کَفَا بِاللّٰہِ نَصِیراً۔ جناب اسپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ سے یہ request کرونگی کہ یہ جو پیچھے بیٹھی ہوئی خواتین ہیں اِنکی آواز ضرور سن لیا کریں۔ کیوں کہ پہلے بھی محترمہ شاہدہ رؤف نے کوئی دس بار بات کرنے کی کوشش کی لیکن اُنہیں موقع نہیں دیا گیا۔ اور اب میرے ساتھ بھی یہی ہوا کہ میرے خیال سے دس بار میں نے کھڑی ہونے کی کوشش کی تو گیارہویں دفعہ آپ میری طرف متوجہ ہوئے۔ تو آپ سے یہ request ہے آپ آج اسپیکر منتخب ہوئے ہیں آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔ تو اس بات کا آپ نے خاص خیال رکھنا ہے۔ اور ڈپٹی اسپیکر غزالہ گولہ جنہیں میں کئی سالوں سے جانتی ہوں، بہت active خاتون ہیں۔ اور اسی طرح ڈپٹی اسپیکر کو بھی میں مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اور اپنی جو اظہارِ رائے ہے اُسکا آغاز میں ایک شعر سے کرنا چاہوں گی:

خدا کرے کہ میری ارضِ پاک پر اُترے ؎

وہ فصلِ گُل جسے اَندیشہءِ زوال نہ ہو۔

It is well said that the world suffers not because of the violence of bad people, but because of the silence of good people.

جیت کر ایوان میں آنے والوں کو بھی میں مبارک باد پیش کرتی ہوں اور پھر جس طریقے سے ہمارے سینئر پارلیمنٹرین اور politician ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ نے آج واک آؤٹ کیا، اُن کی سیاسی بصیرت کو بھی میں جانتی ہوں اور کافی عرصے سے اُن پر میری نظر بھی ہے۔ کیوں کہ جس طریقے سے اُنہوں نے ڈویلپمنٹ کا کام اپنے علاقے کے لیے کیا اور گاہے بگاہے ہم اُن کی سیاسی بصیرت کے حوالے سے different issues پر بات سنتے رہتے ہیں تو اُن سے یہ توقع نہیں تھی کہ آج وہ اس طریقے سے اس ایوان سے واک آؤٹ کرتے۔ ہم سب پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے، جتنے بھی ہمارے رہنے والے شہری ہیں بلوچستان کے، چاہے وہ شہر میں ہیں یا پہاڑوں پر ہیں۔ ہم جتنے بھی یہاں منتخب اراکین ہیں ہم پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے، کل جو ہم نے حلف اُٹھایا اور اُس حلف نامے کو میں بغور دیکھ رہی تھی اور آپ سب اراکین سے میں یہ گزارش کرتی ہوں کہ یہ حلف ہم نے اللہ کی ذات کو گواہ بنا کے قسم کھائی ہے۔ کیوں کہ ہم نے کسی انسان کا نام لے کر حلف نہیں لیا ہم نے اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کے یہ حلف لیا ہے کہ ہم پر ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کہ ہمیں ملک اور قوم کی حفاظت کرنی ہے اُن کے حقوق کی جنگ لڑنی ہے۔ کیوں کہ سب سے پہلے پاکستان۔ اور ہم پر بہت بھاری

ذمہ دار عائد ہوتی ہے اُن تمام بیروزگاروں کی جو اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کے لیے بہت سی ایسی negative activities ہیں جن میں وہ involve ہوتے ہیں۔ ہم پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اُن تمام بچوں کی جو اسکولوں سے دور ہیں۔ ہم پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اپنے صوبے میں اُن بیماروں کی جو اپنے علاج ومعالجے کے لیے اس صوبے سے دوسرے صوبوں کا رُخ کرتے ہیں اور اپنی بھاری جو اِنکم ہے وہ اس پر خرچ کرتے ہیں۔ ہم پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اُن گورنمنٹ ملازمین کی جو اپنے پہلے ہفتے میں ہی اپنی جو تنخواہیں وہ لگا دیتے ہیں اور پھر باقی مہینہ قرضوں پر گزارا کرتے ہیں۔ میں تو یہ کہتی ہوں کہ یہ مسائل کیوں ہیں؟ یہ مسائل اس لیے ہیں کیونکہ مَیں، اگر ہم مَیں کو بھول جائیں اور united ہو جائیں، یکجا ہو جائیں تو بلوچستان کے مسائل ہم بخوبی حل کر سکتے ہیں۔ اور یہاں میں اِس بات کو بھی رکھوں گی کہ صاف پینے کا پانی تک بھی ہمارے بلوچستان میں کئی ایسے areas ہیں جہاں پانی دستیاب نہیں ہے۔ حالانکہ بلوچستان معدنیات سے بھرپور صوبہ، فشریز کو اگر دیکھا جائے تو وہ بھی ایک مثال اپنے آپ رکھتا ہے۔ اور اسی طریقے سے جغرافیائی طریقے سے یا معاشی اور بھی ہم دیکھیں ساحلی پٹی اگر ہم دیکھیں بلوچستان کی تو بہت سے ایسے مالی وسائل ہمارے پاس موجود ہیں کہ ہم اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکتے ہیں۔ تو ضرورت اِس اَمر کی ہے کہ ہم آپس کی رنجشیں بھلا کر یکجا ہو کر صرف اور صرف بلوچستان کے عوام کے بارے میں سوچیں۔ اور بار بار میں اس بات پر زور دے رہی ہوں کہ ایک نفرت کی فضا جو بلوچستان میں پچھلے دھرنوں کی وجہ سے پھیلی ہے اُس کو cover کرنے کی بے حد ضرورت ہے۔ اور ہمارے لیے ہم پر یہ بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ناں صرف شہر میں رہنے والے لوگ بلکہ پہاڑوں پر رہنے والے لوگوں کو بھی واپس بلایا جائیں۔ بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you میڈم۔ زابد ریکی صاحب۔ سرآنکھوں پر ہر ایک جو بولنا چاہے گا اُس کو ٹائم ملے گا جتنی مرضی ہے بولتے رہیں، بس میں نمبر وائز جنہوں نے پہلے request بھیجی ہے اُنکو نمبر دے رہا ہوں۔ آپ کی مہربانی please تشریف رکھیں۔ جی زابد ریکی صاحب۔

میر زابد علی ریکی: thank you جناب اسپیکر صاحب۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے جناب اسپیکر صاحب! آپ کو اور ڈپٹی اسپیکر غزالہ گولہ صاحبہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے آپ دونوں کو بلوچستان اسمبلی میں بلا مقابلہ منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے welcome کرتے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! آج جو بلوچستان کے 65 اراکین نے آپ دونوں کو جو بلا مقابلہ منتخب کر کے یہ بلوچستان آپ کو اور تمام MPAs اور تمام ہمارے اراکین بیٹھے ہیں، بڑی اُمیدیں آپ لوگوں پر کیے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے چاہا تو پانچ سال رَب نے زندگی دی تو انشاء اللہ مل کے اس بلوچستان کے مسئلے مسائل چاہے ساحل ووسائل ہوں جو بھی ہوں، انشاء اللہ مل کر اس بلوچستان کی ترقی پاکستان کی ترقی

ہے، بلوچستان کی ترقی ہم سب کی ترقی ہے اللہ نے زندگی دی انشاء اللہ ہم جمیعت علماء اسلام کی طرف سے آپ دونوں کو دل کی گہرئیوں سے مبارک بادپیش کرتے ہیں۔اور خاص طور پر جناب اسپیکر صاحب! جوڈاکٹر عبدالما لک بلوچ صاحب نے مجھے مجبور کیا ہے کہ میں بار بار یہ بات کہنا چاہوں کہ ڈاکٹر عبدالما لک بلوچ صاحب کو دو باتیں اُنکے سامنے تھے یا تو آپ کے ساتھ مقابلہ کر لیتا اپنی پارٹی کے ساتھ یا دوسرا چلو اُس نے بائیکاٹ کرنا تھا ٹھیک ہے اخلاقی حوالے پر جمہوری حساب سے اُس نے بائیکاٹ کیا مگر اُس نے اسمبلی میں جو باتیں کیں یہ تمام 65 اراکین پر اُس نے ایسا الزام لگا یا وہ اِن 65 اراکین کے سامنے آ کے اپنی پارٹی کے ساتھ اِن سب کے سامنے معافی مانگے۔اس طرح کرنا نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب! سیاست ایک جمہوریت ٹھیک ہے الیکشن ہوتے ہیں چاہے صوبائی ہو چاہے اسپیکر ہو چاہے سی ایم شپ کا ہو، اُس کو سیاسی حوالے سے ہر کسی کو حق حاصل ہے وہ آ کے میدان میں مقابلہ کریں۔مقابلہ چاہے ہار ہو یا جیت ہو وہ اُس کا right بنتا ہے۔مگر اُس نے جو آج یہاں باتیں کیں اُس نے کیا ایک الزام پوری اسمبلی پر لگایا۔اُس کو کیا پتہ ہے وہ کس حوالے سے آیا ہے۔آواران کی سیٹ جیسے ہمارے ظہور بلیدی صاحب نے کہا، پنجگور کی سیٹ جیسا واجہ اسد بلوچ نے کہا ہم سب کے سامنے ہے۔آپ اس ٹائم اگر تین ہوں چار ہوں آپ MPA بنے ہیں، آپ کی نیشنل پارٹی ہے مگر اسکا حق یہ نہیں بنتا ہے کہ آپ آ کے اسمبلی میں MPAs کو اور غلط باتیں کر کے نکل جائیں۔اِس کی میں پرزور مذمت کرتا ہوں ۔جناب اسپیکر صاحب! ڈاکٹر عبدالما لک بلوچ صاحب مہربانی کر کے وہ اپنے کو سینئر سیاستدان سمجھتے ہیں بلوچستان میں، وہ next اسمبلی اجلاس میں آ کے تمام 65 اراکین سے معافی مانگے۔ thank you

جناب اسپیکر: thank you۔جی جناب! علی مدد جتک صاحب۔

حاجی علی مدد جتک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔جناب اسپیکر! میں اپنی طرف سے اپنی پارٹی کی طرف سے آپ کو دل کی گہرائیوں سے مبادک بادپیش کرتا ہوں اس کے ساتھ ساتھ اپنی پارٹی کے سینئر ایک جیالی محترمہ غزالہ گولہ صاحبہ کو ڈپٹی اسپیکر منتخب ہونے پر مبارک بادپیش کرتا ہوں۔جناب اسپیکر! ہمارے دوستوں نے، ہمارے بھائیوں نے مختلف issues پر discuss کیا مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ ابلیس دنیا میں سب سے بڑا تعلیم یافتہ تھا مگر اُس کو ادب نہیں تھا۔میں جو یہاں اسمبلی میں جتنے بھی ہمارے 65 ارکان جیت کر آئے۔میں اپنے حلقے سریاب کی بات کرتا ہوں کہ کس طرح پاکستان پیپلز پارٹی نے دہشتگردوں کے ساتھ مقابلہ کیا۔ ہمارے دفتروں پر، ہمارے ورکروں پر bomb blast کیا گیا کہ پیپلز پارٹی کے لوگ ڈر جائیں۔مگر میں سریاب کی غیرتمند اپنے ماؤں، بہنوں، بھائیوں کو سلام پیش کرتا ہوں یہی ذہنیت کے لوگ جو آج یہاں بائیکاٹ کر کے چلے گئے مختلف سوشل میڈیا میں چلاتے تھے کہ پاکستان پیپلز پارٹی بلوچ دشمن ہے اس کو ووٹ نہ کریں۔ اِس کا مطلب یہی تھا کہ ان کو پتہ تھا کہ یہ ہار چکے

ہیں۔ جناب اسپیکر! کاش! یہ جو بلوچیت کا دعویٰ کرنے والے ڈاکٹر، اب یہ پتہ نہیں ہے آج مجھے پتہ چلا کہ یہ انسانوں کا ڈاکٹر نہیں ہے، کوئی حیوانوں کا ڈاکٹر ضرور ہوتا۔ کہ یہ اگر پچھلے تین دن سے ہمارے گوادر کے بھائی، آپ کے ہمارے مدد کی طلب ہے۔ ہم نے تو بلوچیت و پشتونیت کی بات کر کے یہاں پہنچے، آج وہ ہمیں پکار رہے ہیں مگر اللہ پاک نے اس اسمبلی کے اندر اُسکو یہ دیکھنا تھا کہ کم از کم اگر گوادر کے غریب مچھیروں کے لئے اگر گوادر کے غریب اُن مزدوروں کے لئے جو پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں اُن کے لئے اگر بائیکاٹ کرتا تو آپ ہم سب اس کو appreciate کرتے۔ مگر بدقسمتی سے، جناب اسپیکر! وہ صرف مفادات کے لئے، سیٹ کے لئے، 2018ء اُسکو یاد دلانا چاہتا ہوں جناب اسپیکر! 2008ء میں ڈاکٹر صاحب کی پارٹی زیرو بٹہ زیرو تھی۔ آج پھر بھی شکریہ ادا کریں میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ دھاندلی خود کر کے تین سیٹ جیتے ہیں، کیوں؟ جیسے کہ میرے دوستوں نے کہا یہ 2024ء ہے۔ ہم نے دہشتگردوں سے مقابلہ کر کے اسمبلی میں پہنچے ہیں۔ آج بلوچستانی عوام توقع لگا کے بیٹھے ہوئے ہیں آج بلوچستان کے عوام بیروزگاری کا خاتمہ کرنے کے لئے انتظار میں ہیں کہ جب یہ لوگ حلف لینگے حکومت بنائینگے اور بیروزگاری کو ختم کرینگے، یہاں جمہوریہ پاکستان کا یہ حلف اٹھاتے ہیں، قسم اٹھاتے ہیں کہ ہم وفادار بنیں گے مگر یہ منافقانہ ذہن جب سریاب کی گلیوں میں جاتے ہیں یا تربت کی گلیوں میں جاتے ہیں پھر ہمارے نوجوانوں کو اِس ملک کے خلاف اُن کے ذہنوں میں زہر برا جاتا ہے جس کی میں مذمت کرتا ہوں۔ ہم نے، آپ نے، اِس اسمبلی کے منتخب نمائندوں نے جو آپ پر اور آپ کے ڈپٹی اسپیکر پر اعتماد کیا ہے آپ بھی اپوزیشن، اقتدار جتنے بھی لوگ قبائلی یہاں جیت کر آئے ہیں آپ نے سب کو اس طرح بھائیوں کی طرح چلانا ہے۔ میں اسی لئے بات کرتا ہوں کہ یہ بے وفا کرسی ہے اس سے پہلے یہاں پتہ نہیں ہے پتہ نہیں کون بیٹھے تھے آج وہ نہیں ہیں آج وہ روڈوں پر رو رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کو عوام نے reject کیا۔ جب یہ لوگ اقتدار میں تھے تو اسلام آباد میں بیٹھتے تھے۔ جب اقتدار میں تھے تو عوام سے ملتے نہیں ہیں۔ ہم، آپ، آپ کے حلقے کا بھی مجھے پتہ ہے آپ کو میرے حلقے کا بھی پتہ ہے، ہم دس سال اپنے سریاب کے غریب عوام کے ساتھ گئے ملے، شادی غمی میں اِن کیساتھ اکھٹے تھے اس لئے مجھے بھاری اکثریت سے اُن لوگوں نے کامیاب کیا۔ آج اِنکو یہ ہضم نہیں ہوتا ہے۔ کیوں کہ ہم فیڈریشن کی پارٹی جو یہاں جیت کر آئی ہے ہم کام کر کے دکھائیں گے۔ ہم بیروزگاری کو ختم کر کے دکھائیں گے ہم انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ کی مدد سے ہم بلوچستان میں امن لائیں گے ہم کسی نوجوان سے یہ نہیں کہیں گے کہ آپ بندوق اٹھا کر پہاڑ پر جائیں۔ ہم بلوچستان کے نوجوانوں سے یہ کہیں گے کہ جمہوری طریقے سے جدوجہد کریں۔ آپ اپنے ملک کے ساتھ وفادار رہیں۔ یہ پیپلز پارٹی کا منشور ہے، پیپلز پارٹی چاہتی ہے کہ بلوچستان میں ترقی ہو امن اور خوشحالی ہو۔ کیا ہماری قسمت میں 2024ء میں بھی کیا ہماری قسمت میں جناب اسپیکر! 2024ء میں بھی ان کے دَور میں جو چار چار سیٹ سریاب سے جیتے تھے ہماری خواتین پانی کے لئے گیس کے لئے

روڈوں پر آ کر احتجاج کرتی تھیں ان لوگوں کو کوئی پرواہ نہیں تھا یہاں صاف فلٹر والا پانی پیتے تھے، گرم AC میں بیٹھتے تھے ۔آج اُن لوگوں نے ووٹ کی پرچی کی طاقت سے ان لوگوں سے حساب لیا ہے۔آج جو ڈاکٹر صاحب کا جو رویہ تھا جو اس نے کچھ بول کر گیا غیر پارلیمانی الفاظ ہم سب قبائلی لوگ ہیں، ہم جیت کر آئے ہیں کوئی چور دروازے سے نہیں آئے ہیں۔ جس طرح وہ خود آئے۔ وڈیو ہے لوگوں کے پاس۔مگر بدقسمتی سے وہ خرگوش کی طرح خواب دیکھ رہا تھا'' کہ میاں صاحب آئیں گے اُس نے زبان کیا ہے کہ اگر ایک سیٹ ہوا بھی آپ کو وزیر اعلیٰ بنائیں گے''۔نہیں بھائی! یہ جمہوری لوگ ہیں، یہ 2024ء ہے، یہ پڑھے لکھے لوگ ہیں آپ نے جو اپنے دور میں سردار صاحب کے ساتھ جو کیا وہ سردار تھوڑی بھولیں گے۔تو انشاء اللہ وتعالیٰ ہم قبائلی لوگ ہیں ہم احترام کرنا جانتے ہیں اور عزت دینا بھی جانتے ہیں۔مگر میں آخر میں پھر آپ کا شکریہ آپ کو ڈبل ڈبل مبارک آپ بڑے اچھے لگ رہے ہیں مگر اسی طریقے سے آپ نے اسمبلی کو چلانا ہے انشاءاللہ۔ والسلام۔

جناب اسپیکر: علی مدد جتک صاحب! میں آپ سے گزارش کروں انشاء اللہ وتعالیٰ آپ تسلی رکھیں آپ کے تعاون سے ہاؤس کو ہم انشاء اللہ برابری کی بنیاد پر منصفانہ طریقے سے آگے لیکر چلیں گے۔ thank you جی برکت علی رند صاحب۔

جناب برکت علی رند: جناب اسپیکر! میں آپ کو اور غزالہ گولہ صاحبہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔اور جناب! میں آپ کی توجہ یہاں دلانا چاہتا ہوں کہ مکران میں مند میں خاص کر پچھلے چار دن سے سیلابی بارشیں ہو رہی ہیں وہاں نہ روڈ ہے نہ لوگوں کی گھریں ہیں نہ وہاں چاردیواری ہے، سب تباہ ہوگئے ہیں اُس علاقے میں۔اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہاں اُس علاقے کو آفت زدہ قرار دیا جائے۔اور یہ نہن نالہ تقریباً پچھلے چار دن سے، اصغر صاحب اور ظہور صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، بند ہے۔کل ہم نے DC صاحب سے کہا کہ وہاں بلڈوزر اور گریڈر اور ڈوزرز بھیجیں، وہ بھی بن رہا ہے۔مگر ہمارا علاقہ بالکل طوفان زدہ ہے۔اور اس کو سیلابی کی وجہ سے بالکل نہ گھر نہ چاردیواری ہے نہ لوگوں کی گھریں ہیں اس کو آفت زدہ قرار دیا جائے۔اور اس کے لئے جلد از جلد وہاں لوگوں کی مالی مدد کی جائے۔اور وہاں راشن وغیرہ لوگوں کو دیے جائیں۔ دوسرا جو ڈاکٹر مالک نے جو آج یہاں بائیکاٹ کیا ہے، اُس کو بائیکاٹ نہیں کرنا چاہیے تھا اُس کو شوق تھا آ کے اسپیکر پر اپنا نام بحیثیت اسپیکر ڈالتے کھڑا ہوتا۔کیونکہ ڈاکٹر مالک سے وزیر اعلیٰ کا میاں صاحب نے وعدہ نہیں کیا ہے۔وہ تو ہر آدمی کو شوق ہے کہ میں وزیر اعلیٰ بنوں۔تو ڈاکٹر مالک کو تو میاں صاحب نے کوئی وعدہ نہیں کیا اور چوکیوں پر بولتا ہے کہ مالک نے وہاں تربت میں جب بھی الیکشن لڑا ہے ابھی یہ چار سیٹیں سب ان کو ملی ہیں اس کو یہ ملے ہیں کہ میں وزیر اعلیٰ بن رہا ہوں بلوچستان کا۔ یہ سارے گواہ ہیں یہاں کے جتنے candidates ہیں ہمارے مکران کے سب گواہ ہیں۔انہوں نے یہ چار

سیٹ اس لئے لئے ہیں کہ میں وزیر اعلیٰ بن رہا ہوں مجھے وزیر اعلیٰ بنا رہے ہیں۔ مگر یہ خواب دیکھ رہا تھا۔ انشاءاللہ یہ کبھی وزیر اعلیٰ نہیں بنے گا اور اس کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں اور آج انہوں نے بائیکاٹ کیا ہے اور آکر اس ایوان سے معافی مانگے، پھر اسکو یہاں جگہ ملنی چاہیے۔ بہت شکریہ سر! مہربانی۔

جناب اسپیکر: مہربانی۔ ہماری جماعت اسلامی کے ممبر عبدالمجید صاحب۔

جناب عبدالمجید: اَللّٰھُمَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد وَعَلٰی آلِ مُحَمَّد۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔ محترم جناب اسپیکر صاحب! میں آپ کو تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں، اپنی جماعت، جماعت اسلامی کی طرف سے جعفرآباد کے عوام کی طرف سے۔ اور میں اپنی بہن غزالہ گولہ صاحبہ کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں، جعفرآباد کے عوام کی طرف سے، جماعت اسلامی کی طرف سے۔ اور میں آپ سے یہ بھی گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس ٹائم گوادر کے حالات بہت خراب ہیں۔ اور گوادر کو آفت زدہ قرار دیا جائے۔ کیونکہ آج تین چار دن سے وہاں زندگی بالکل درہم برہم ہوگئی ہے۔ اور وہاں لوگ سینکڑوں کی تعداد میں گر چکے ہیں۔ اور وہاں حکومت کی طرف سے کوئی خاص کام کوئی خاص توجہ نہیں ہے۔ اور اس کا نوٹس لیا جائے۔ اور اس کے علاوہ جعفرآباد اور نصیرآباد میں اور بہت سارے مسائل ہیں اور نصیرآباد میں 30 لاکھ آبادی کے لیے کوئی یونیورسٹی نہیں ہے۔ اور وہاں کوئی میڈیکل کالج ہے اگر وہ بن رہا ہے ڈیرہ اللہ یار، ڈیرہ مراد جمالی سے تقریباً 25 کلومیٹر دُور ایک جنگل و بیابان میں، جہاں جانور پیاسے مرجاتے ہیں اُسی جگہ پر ہمارا میڈیکل کالج بننے جارہا ہے۔ اور زرعی کالج بھی اسی طرح ہے جو تقریباً 15، 18 کلومیٹر سٹی سے دُور، حتیٰ کہ ڈیرہ مراد جمالی کے پاس بہت سرکاری زمین ہزاروں ایکڑ پڑی ہوئی ہے۔ ان کو وہاں بنانا چاہیے تھا شہر کے قریب، بدقسمتی سے وہ وہاں بنائے نہیں گئے، وہ شہر سے 20، 30 کلومیٹر فاصلے پر ہے۔ اور اس ٹائم ڈیرہ اللہ یار پورے پاکستان کا واحد ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہے جعفرآباد کا جس میں کوئی سیوریج کا نظام نہیں ہے۔ تین دفعہ ہمارے شہر کو سیلابوں نے روندا ہے۔ اور وہاں زندگی کی کوئی سہولیات نہیں ہیں لوگوں کے پاس صحت کی کوئی سہولت نہیں ہے۔ وہاں تعلیم کی کوئی سہولت نہیں ہے۔ اور ہمارا شہر ڈیڑھ لاکھ کی آبادی ہے اسکے لیے کوئی گرِڈ اسٹیشن نہیں ہے تو میں آج ایوان سے اور اپ سب کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں ہماری طرف توجہ دی جائے ہمارے علاقے کی طرف اور انشاءاللہ میں آپ سب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ جزاک اللہ۔

جناب اسپیکر: thank you۔ جی ڈاکٹر صاحب please۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں ڈاکٹر محمد نواز کبزئی، پی بی۔01 حلقہ شیرانی کم ژوب سے منتخب ہوا ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے میں آپ اور محترمہ غزالہ گولہ صاحبہ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش

کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مہربانی۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: اور پورے ایوان میں جو منتخب اراکین آئے ہیں، اُن کو بھی میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب! آپ سے اور محترمہ غزالہ گولہ صاحبہ سے بھی میں یہ امید رکھتا ہوں کہ آپ بلوچستان کے جو نمائندے یہاں بیٹھے ہیں، چاہے جس پارٹی سے بھی ہو چاہے وہ گورنمنٹ کے یا مخالف بینچز پر ہوں، آپ انکو justice دیں گے۔ اللہ بھی justice کو پسند کرتا ہے انسان بھی پسند کرتا ہے اراکین اسمبلی بھی انشاء اللہ justice کو پسند کریں گے۔ جناب اسپیکر صاحب! میں چونکہ ستائیس، اٹھائیس سال گورنمنٹ کا ملازم رہا ہوں مختلف پوسٹوں پر رہا ہوں۔ فیلڈ پہ بھی رہا ہوں اور کوئٹہ سول ہسپتال کا ایم ایس بھی رہا ہوں۔ اور میں بلوچستان میں ڈائریکٹر بھی رہا ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب! میری سمجھ میں یہ نہیں آتا ہے کہ ہمارے اراکین اسمبلی ماشاءاللہ جو الیکٹ ہو کر آتے ہیں وہ پڑھے لکھے بھی ہیں اور سمجھدار بھی ہیں اور پولیٹیشن بھی ہیں۔ لیکن جو ڈسٹری بیوشن فنڈز کی، ریسورسز کی ہوتی ہے وہ بیلنس نہیں ہوتی۔ میں ایک مثال دیتا ہوں کوئٹہ سول ہسپتال میں جب میں ایم ایس تھا سب سے زیادہ لیٹر میں نے، اُس وقت ہمارے مالک بلوچ صاحب جو ہمارے کلاس فیلو بھی ہیں میں نے ان کو لکھا کہ یہاں ایف سی پی ایس ہو رہا ہے جو کہ پاکستان کی اعلیٰ ترین ڈگری ہے۔ لیکن سول ہسپتال میں ایک ایم آر آئی مشین نہیں ہے سی ٹی اسکین نہیں تھا۔ میرے پاس اگر کوئی patient آتا تھا ایکسیڈنٹ کر کے تو سب سے پہلے ہیڈ انجری کا کیس ہوتا تھا۔ ہم casualty کے سامنے کرسچن کوئی بندہ تھا اُسکا میڈیکل سٹور تھا جو کہ ہمارا ملازم بھی تھا۔ اُس نے سی ٹی اسکین لگایا تھا، اُس کی قیمت کیا تھی پانچ چھ کروڑ، سات کروڑ تھی لیکن اُسکے brain-metal باہر پڑے ہوتے تھے۔ ہم کہتے تھے کہ آپ جائیں پہلے سامنے والی دکان سے یا میڈیکل سٹور سے اپنا سی ٹی سکین کروا کے آئیں۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ گورنمنٹ کے پاس چھ سات کروڑ روپے نہیں تھے۔ ایک نالی ہے ایک فضول جگہ پہ 50 کروڑ روپے بھی خرچ ہوتے ہیں لیکن سول ہسپتال کے لیے ایک سی ٹی اسکین نہیں ہے۔ بعد میں تو بڑی مشکلوں سے ایک سی ٹی اسکین وہاں انسٹال ہوا۔ لیکن اس وقت بھی سول ہسپتال میں ایم آر آئی مشین نہیں ہے جو کہ عام پرائیویٹ ہسپتالوں میں بیٹھا تھا چھوٹے چھوٹے ہاسپٹلز ہیں وہاں ایم آر آئی مشین لگی ہوئی ہے یہاں سے وہاں جا کر کے ایم آر آئی کرواتے ہیں اور غریب لوگ ہیں ایک ایک ایم آر آئی تیرہ چودہ ہزار میں ایک ریڑھی والا ایک مزدور، مزدور ایک جو یہاں دیہاڑی کرتا ہے اس کے پاس کہاں ہے بارہ تیرہ کروڑ جاؤ ان کو سوائے مرنے کا ذریعہ ہوتا ہے اور کوئی راستہ نہیں ہے اس وقت سول ہسپتال کو دیکھ کے بھی آپ کو ایک سروس تک نہیں ملے گی اُس وقت میں ایم ایس تھا ایک ارب روپے صرف میڈیسن کا بجٹ تھا۔ اس وقت وہاں پر چیزنگ نہیں ہو رہی ہے کیوں نہیں ہو رہی ہے؟ ہمارے منسٹر ہیلتھ

صاحبان کہاں سو رہے ہیں؟ کہ کیوں اُن پر سٹرکٹ ایکشن نہیں لیتے ہیں کہ کے بھائی جون کے بجٹ پاس ہوتے ہی جو کہ سب سے priority ہمارے یہ مریض ہوتے ہیں ان کے لیے کیوں facilities نہیں دی جاتی ہیں؟ anaesthesia دے رہے ہیں لیکن دوائی بازار سے منگوار ہے ہیں۔ آپ پیریفری میں جائیں۔ مَیں ژوب کی ایک مثال دیتا ہوں جب میں الیکشن campaign میں تھا ایک بچے کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے سول ہسپتال آیا ژوب میں وہاں اُن سے کہا کہ ایک سرنج لائیں، پٹی لائیں یہ لائیں وہ لائیں تو اتنے میں وہ بچہ دم توڑ گیا مگر اُس کو کوئی سہولت نہیں دی گئی۔ یہ کیا justice ہے کیا یہ distribution ہے بجٹ کی۔ دوسری بات یہ ہے میں تو فیلڈ میں رہا ہوں چھ چھ، سات سات کلومیٹر کے فاصلے پر سکول نہیں ہے۔ کہیں دیکھ رہا ہوں ایک ایک کلومیٹر کے اندر دس، دس اسکول بنے ہوئے ہیں ہیلتھ facilities بنی ہوئی ہیں یہ ایک روایت چلی رہی ہے کہ یہاں جو اپوزیشن ہوتی ہے اس کو فنڈ نہیں دیا جارہا ہے۔ ایم پی اے کے تحت تو فنڈز کیوں وہ بلوچستانی بچے نہیں ہیں سکولوں سے دور رہیں۔ کیا وہ بلوچستانی خواتین نہیں ہیں جن کو ہیلتھ facilities ملیں۔ جناب اسپیکر صاحب! یہاں ایسے صاحبان بیٹھے ہوئے ان لوگوں میں سے کوئی ایک وزیراعلیٰ بنے گا کوئی ہمارا پی اینڈ ڈی منسٹر بنے گا خدارا آپ لوگ یہ چیز چھوڑیں چاہے اپوزیشن ہو، گورنمنٹ ہو، جو بھی بینچز ہوں، آپ سب کو اپنے بچے سب خواتین کو اپنی بہنیں سب لوگوں کو اپنے بھائی سمجھ کر کے equal distribution اس ایوان کے نمائندوں کے ذریعے آپ وہاں ہمارے حلقوں میں دیں۔

جناب اسپیکر: thank you ڈاکٹر صاحب۔ بہت مہربانی۔ چیف منسٹر کو اور کابینہ کو آنے دیں۔ انشاء اللہ۔ شکریہ۔ جی میر عاصم کرد گیلو صاحب۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: جی صاحب مجھے مبارکبادی دینی ہے اور جو کچھ کہنا ہے اسکے لئے لمبا پانچ سال کا عرصہ بچا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: پلیز پلیز ادھر ایڈریس کریں آپ! ڈائریکٹ مت جائیں مہربانی کر کے، جی ہاں پلیز۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: اسپیکر صاحب! میں اپنی طرف سے، اپنی پارٹی کی طرف سے آپ کو اور اپنی بہن غزالہ گولہ صاحبہ کو مبارکبادی دیتا ہوں۔ آپکو میں بلا مقابلہ منتخب ہونے پر، اپنی طرف سے اور پورے ایوان کی طرف سے آپ کو مبارک ہو۔

جناب اسپیکر : thankyou جناب!

میر محمد عاصم کرد گیلو: جناب اسپیکر! آج تو صرف آپ لوگوں کا یہ الیکشن ہوا، آپ لوگوں کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اسکے لئے لمبا عرصہ پڑا ہوا ہے۔ اس کے بارے میں پھر بعد میں ہم بات کرینگے۔ جیسے ہمارے دوستوں نے آپ بھی ہمارے پرانے colleague رہ چکے ہیں۔ آپ کو بخوبی سارا علم ہے۔ جو ہمارے حلقے ہیں۔ یہ پانچ سال میں یہ جو ہمارے اُوپر

ایک جعلی ایم پی اے کو مسلط کیا گیا۔ وہ انشاء اللہ ہماری چھ تحصیلیں ہیں۔ نئی کچھ تحصیلیں ابھی آئی ہیں، وہاں آپ یقین جانیں کہ ایک اینٹ بھی نہیں لگی ہے۔ آپ کو وہاں لے جاؤں گا، سارے میرے بھائیوں نے کہا، نہ لوگوں کو صاف پینے کا پانی ہے۔ نہ ہسپتال ہے۔ جیسے کہ ڈاکٹر صاحب نے کہا نہ وہاں کوئی سرنج ہے۔ 1990ء میں جب میں ایم پی اے تھا اُن ہسپتالوں کو میں نے BHU بنایا تھا۔ ابھی تک اُن میں اسٹاف بھی نہیں ہے۔ وہ باتیں تو بعد میں ہونگی۔ اِتنا وقت آپ کا نہیں لوں گا۔ لوگ بیروزگار ہیں، دربدر ہیں چوریاں، ڈکیتی، راہزنی، مین N-2, CT-5 کو دن دیہاڑے دس بجے وہ روکتے ہیں، قتل کرتے ہیں، لوگوں کو لوٹتے ہیں۔ یہ سارے ہمارے مسائل ہیں جوں کے توں ہیں۔ میں انشاء اللہ آپ کو وِزِٹ کی دعوت دوں گا جو ہمارے نئے منتخب سی ایم ہونگے ان کو بھی دعوت دوں نگا۔ آپ آئیں اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ ڈاکٹر مالک صاحب جو ہمارے حلقے بھاگ تحصیل میں آیا۔ تقریباً ایک لاکھ اس کی کچھ پاپولیشن ہے، وہاں پینے کا پانی لوگوں کو میسر نہیں ہے۔ جیسا کہ ہمارے مولانا صاحب نے کہا وہ آج نہیں آئے ہیں۔ حق دو والے، گوادر میں وہ پانی کے لئے ترس رہے ہیں۔ تو وہ میرا ایک پٹھان دوست تھا تو بولا کہ یار! یہ بولتے ہیں کہ پانی پانی۔ تو وہاں سارا سمندر ہے دریا ہے تو میں نے کہا یہ تلخ پانی ہے وہ صاف پانی چاہتے ہیں۔ تو ہمارے ضلع بولان میں خاص کر بھاگ میں جو ہم کچے تالاب بناتے ہیں۔ وہاں کے لوگوں کے لئے بڑے تالاب سو بائی سو فُٹ کا سات فٹ ڈِیپ، اُن میں پانی سال بھر کھڑا رہتا ہے وہاں سے آگے گزارتے تھے۔ ابھی وہ فلڈ وغیرہ آئے تھے۔ ہمارے اسٹرکچر تھے۔ تالاب تھے، وہ سارے siltup ہوئے ہیں۔ بالکل اس دفعہ میں الیکشن پر گیا تھا سارے رو رہے تھے۔ وہ تصویریں میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ وہاں لوگ کیسے زندگی، گزر بسر کر رہے ہیں ایک سال پرانا جو گندھا پانی بالکل سیاہ ہو جاتا ہے لوگ اسی کو پیتے ہیں۔ سارے علاقے کے لوگوں کو ہپٹائٹس B.C ہو گیا ہے۔ اکثر لوگ بیمار ہیں۔ آج تو میں تفصیل سے نہیں صرف آپ کو پہلے ہمارے دو حلقے ہوتے تھے۔ ابھی جیسا آپ کا پہلے چمن ہے۔ چمن کے بعد ہمارا کچھی بولان ہے۔ آپ کا چار لاکھ باسٹھ ہزار پر ہمارا چار لاکھ بیالیس پر حلقہ بنا ہوا ہے۔ دوسروں کے دو دو لاکھ پر۔ اب دوسروں کے حلقوں کو اکٹھا کیا جائے۔ ان کے دو حلقے ہمارا ایک حلقہ بنتا ہے۔

جناب اسپیکر: ایسا ہی ہے۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: مجھے الیکشن سے پہلے، آپ لوگوں کا چار لاکھ باسٹھ پر، ابھی اُسکا چار لاکھ بیالیس ہزار پر، ابھی آپ خود ہی سوچیں ایک حلقہ دو لاکھ پر ہے، ایک آواران ایک لاکھ ستر ہزار پر ہے، اسی طریقے سے نوشکی پتہ نہیں ایک لاکھ ستر اَسی ہزار پر ہے تو مطلب ہمارے دو حلقوں کو ایک کیا گیا۔ اور ہماری چھ تحصیل ہیں، پچھلے ادوار میں، آپ حلفیہ میرے ساتھ وِزِٹ کریں، میں سی ایم کو بھی لے جاؤں گا اور جو بھی ہو، آپ وزٹ کریں، دیکھیں کہ ایک اینٹ بھی اس پانچ سال میں

ہمارے حلقے میں نہیں لگی ہے۔ یہ اس کی ایک انکوائری ہونی چاہیے۔ پیسے کہاں گئے ہیں؟ thank you جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: میر عاصم صاحب اللہ تعالیٰ نے آپ کو ابھی موقع دیا ہے۔ آپ ہمت کریں آگے بڑھیں انشاءاللہ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہونگے، جی سلیم کھوسہ صاحب۔

میر سلیم احمد کھوسہ: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں بلوچستان کے عوام کا شکر گزار ہوں۔ اپنے حلقے کے عوام کا ہم جتنے بھی دوست یہاں موجود ہیں، ہم سب کو منتخب کر کے یہاں بھیجا۔ آپ کا اور اپنی بہن غزالہ گولہ صاحبہ کو بھی بہت بہت مبارکباد ہو۔ آپ بحیثیت اسپیکر، اور ڈپٹی اسپیکر بلا مقابلہ منتخب ہوئے ہیں، تو یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری آپ دونوں پر عائد ہوتی ہے۔ اور اُمید ہے انشاءاللہ تعالیٰ آپ خوش اسلوبی کے ساتھ اس ایوان کو چلائیں گے۔ اور صوبے کے مفادات کو سب سے اُوپر رکھیں گے۔ پچھلے ادوار میں بہت مشکلات سے ہم لوگ گزرے ہیں۔ یہ صوبہ کافی suffer کیا، خاص طور پر ہمارا ڈویژن سیلاب کے حوالے سے بہت زیادہ تباہ ہوا جس طرح rehabilitation اور ریلیف ملنا چاہیے تھا اُس طرح نہیں ملا اس ایوان پر میں سمجھتا ہوں کہ بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنے عوام کی خدمت کریں ہم اپنے علاقوں کو سنبھالیں۔ جہاں بلوچستان کے بہت سارے ایشوز ہیں۔ وہاں یہ بھی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہم سب پر عائد ہوتی ہے۔ تو آنے والی جو حکومت ہوگی پرسوں تک۔۔۔۔

جناب اسپیکر: زابد ریکی صاحب، پلیز۔

میر سلیم احمد کھوسہ: اس بلوچستان کے آنے والی حکومت بھی انشاءاللہ کچھ دنوں میں آجائیگی۔ صوبے کے عوام نے جو ہمیں مینڈیٹ دیا ہے اس کے تحت انشاءاللہ تعالیٰ آئیگی۔ اور اس سے ہم اُمید رکھتے ہیں کہ آنے والے وقتوں میں اس صوبے کے بارے میں سوچا جائیگا۔ اس کی پسماندگی کے بارے میں سوچا جائیگا۔ جہاں لاء اینڈ آرڈر کی situation خراب ہے اُس کو ٹھیک کرنے کے لئے سوچا جائیگا۔ بہت ساری چیزیں ہم نے ٹھیک کرنی ہیں۔ اسی صوبے کے نوجوانوں کے بارے میں سوچا جائیگا۔ کیونکہ بیروزگاری بھی بے انتہا ہے۔ پچھلے ادوار میں بھی ضرور کوشش ہوئی ہوگی لیکن اب کچھ اور زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر مالک صاحب نے جو یہاں بات کی، بہت ہی سینئر ایک ممبر ہیں، مجھ سمیت جتنے بھی یہاں دوست بیٹھے ہیں۔ وہ ان سینئروں سے کچھ سیکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن بہت ہی غیر مناسب ہی انہوں نے الفاظ اس ایوان کے بارے میں استعمال کیے جو میرے خیال میں ڈاکٹر صاحب جیسے سینئر دوست کی زبان سے مناسب نہیں تھا کہ اس طرح کی بات کریں۔ کیونکہ بلوچستان کے عوام نے ہمیں الیکٹ کیا ہے اور بڑی مشکلوں کے ساتھ ہم اس ایوان میں پہنچے ہیں۔ یہاں جتنے ممبران بیٹھے ہیں کوئی آسانی سے نہیں پہنچا ہے۔ بڑی خدمات ہیں بڑے لوگوں کے ساتھ ان کی جو جہدوجہد ہے ان کے عِوض سارے دوست یہاں پہنچے ہیں۔ تو میرے خیال میں ڈاکٹر صاحب کو اس طرح کے الفاظ نہیں

بولنا چاہیے تھا۔ بہرحال آخر میں مَیں پھر آپ کو اور اپنی بہن کو بہت بہت مبارکباد دیتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ آپ لوگ بہتر طریقے سے اس ایوان کو میرٹ کی بنیاد پر چلائیں گے۔

جناب اسپیکر: شکریہ۔ جی صادق عمرانی صاحب۔

میر محمد صادق عمرانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب اسپیکر صاحب! میں اپنی طرف سے اور پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے آپ کو اور غزالہ گولہ صاحبہ کو اس نئے منتخب اسمبلی میں اسپیکر، ڈپٹی اسپیکر بغیر مقابلہ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ سب سے بڑی بات یہ کہ انتخابات بلوچستان کے اندر جو ہوئے اس انتخابات کے نتیجے میں یہ نتائج، یہ منتخب ایوان اپنے اپنے علاقوں کے مسائل میں گھرے ہوئے مسائل سے یہاں تک پہنچے ہیں۔ اِس اُمید کے ساتھ کہ یہاں ہم مل جُل کر بلوچستان کی ترقی خوشحالی، امن اور تعلیمی نظام کو بہتر بنا کر یہاں کے نوجوانوں کو روزگار دے کر کوئی بہتر نتائج صوبے کو دے سکیں۔ یہ اقتدار یہ کرسیاں آنی جانی چیزیں ہیں۔ اب ہم سب پر یہ فرض بنتا ہے کہ ماضی کی تلخیوں اور انتخاب کی تلخیوں کو بھول کر کیا ہوا کیا نہیں ہوا۔ اگر اس پہ چلے جائیں تو پاکستان پیپلز پارٹی اور ہمارے قائدین کو اور ہمیں بہت سی شکایتیں ہیں۔ لیکن اس ملک میں جمہوریت کی خاطر، ملک کی ٹوٹی ہوئی معیشت کی خاطر، ہماری قیادت نے اور پاکستان مسلم لیگ (ن) نے مل کر آج اس صوبے کے اندر حکومت بنانے جا رہے ہیں۔ اور آپ اُس مذاکرات کے نتیجے میں اسپیکر منتخب ہوئے۔ اور ہماری پارٹی کی ڈپٹی اسپیکر، انشاء اللہ ہماری پارٹی کا ہمارے سب ساتھیوں کا آپ کے ساتھ دوستانہ تعلق بھی ہے۔ اور ماضی میں اکٹھے بھی رہے ہیں۔ اور اب بھی ہم مل جل کر اکٹھے اس صوبے کے اندر بہتر سسٹم لانا چاہتے ہیں۔ جہاں تک ماضی کی تلخیوں کو دیکھیں، ماضی کے حکمرانوں کو دیکھیں، گزشتہ پانچ سالوں میں جو کچھ ہوا بلوچستان کی خاطر، بلوچستان کے اندر، میں سمجھتا ہوں کہ انتہائی بہت زیادتیاں کی گئیں۔ جعلی ایم پی ایز کو اربوں روپے فنڈز دیئے گئے۔ اور آج اگر اس پر کمیشن بنایا جائے کہ گزشتہ پانچ سالوں میں جو اراکین اسمبلی کو اس صوبے کی ترقی کے لیے جو رقوم فراہم کی گئیں آیا زمینی حقائق گراؤنڈ پر کچھ ہے جناب اسپیکر! لیکن کچھ نہیں ملے گا۔ نوجوانوں کو روزگار دینے کے بجائے سول سیکرٹریٹ میں نوجوانوں سے رشوت لے کر نوکریاں دی گئیں۔ یہ ہمارے تمام اراکین اسمبلی کے لیے باعث افسوس، میں غیر پارلیمانی لفظ استعمال نہیں کرنا چاہتا کہ پیسے لے کر لوگوں کو نوکریاں دیتے رہے۔ کم سے کم جناب اسپیکر! اس ایوان میں جو بیٹھے ہیں۔ یہ بھی حلف اٹھائیں کہ خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہ آئندہ اس صوبے کے اندر کسی بھی نوجوان کو اگر آپ روزگار دیں گے اُس پر کوئی بھاری معاوضہ تو نہیں لیں گے۔ قسم اُٹھائیں اور ترقیاتی کام کروائیں تاکہ اس صوبے کو کچھ دیں۔ یہ صوبہ تباہ و برباد تعلیمی لحاظ سے برباد، صحت کے لحاظ سے تباہ۔ جناب! جب آپ کوئٹہ سے نکلیں چار پانچ سو کلو میٹر پر نصیر آباد ہے وہاں تک آپ جائیں آپ کو کوئی اسپتال نہیں ملے گا کوئی روڈ ایکسیڈنٹ ہو بس صرف ایک پرچی لکھتے ہیں ’’ریفر لاڑکانہ یا کراچی‘‘

کوئی علاج ومعالجہ نہیں ہے یہ یہ ایشوز ہیں ان میں سوچنا چاہیے۔ جب گزشتہ سال سیلاب آیا صحبت پور میں تباہی آئی۔نصیر آباد کے کئی علاقے تباہ وبرباد ہوئے۔ باہر سے امدادیں آئیں ابھی تک پڑی ہوئی ہیں۔لوگوں کا صرف سروے کیا گیا لیکن آج تک ان کو کچھ بھی نہیں ملا۔تو یہ ایشوز ہیں، مسلم لیگ کو، پیپلز پارٹی کو، ہمارے جو اتحادی ہیں مل کر ان اجتماعی مسائل پر توجہ دیں۔

جناب اسپیکر: انشاءاللہ۔

میر محمد صادق عمرانی: وقت ضائع نہ کریں۔ہم منتخب ہو کے آئے ہیں۔ ہمارے پولنگ اسٹیشنوں پر بھی گولیاں برسائی گئیں۔ میرے بیٹے پہ حملہ ہوا۔ ہمارے تین کارکن وہاں شدید زخمی ہوئے ،کس نے کیا تھا؟ ہم بھول گئے چلیں اس ملک میں جمہوریت کی خاطر، ذوالفقار علی بھٹو شہید نے، شہید محترمہ بےنظیر بھٹو صاحبہ نے اور خود چیئرمین بلاول بھٹو زرداری صاحب اور آصف علی زرداری نے جو مصائب برداشت کیے، اِس لیے کہ مصالحتی عمل، سیاسی عمل کو آگے بڑھائیں۔آج بھی ہم کہتے ہیں کہ ہم دونوں پارٹیاں مل کر یہاں اِن مصالحتی عمل کو جاری رکھیں، سیاسی مذاکرات، سیاسی ایشوز ہیں انکو سیاسی انداز میں حل کرنے کی ضرورت ہے۔نہ کہ آکر اسمبلی کے گیٹ پر مردہ باد زندہ باد کے نعرے لگائیں۔ بھائی نعرے لگانے کا وقت تھا آپ لگاتے گوادر میں قلات میں ہمارے دوست بیٹھے ہیں، پارٹی کے ووٹ لے کے آئے ہیں، کامیاب ہوئے ہیں۔کوئی کسی کی مرہونِ منت ہم لوگ نہیں آئے ہیں ہماری پارٹی کو اور ہمیں عوام کی طاقت پر انحصار ہے۔ہم ابھی طاقت کے ذریعے آئے ہیں۔اب میں سمجھتا ہوں کہ ماضی کو بھول کر اور ہم مستقبل کی طرف مل جل کر چلیں ایک دوسرے کی باہمی مشاورت، تعاون، امن وخوشحالی، ترقی، یہ صوبہ جل رہا ہے اس کو جلنے سے بچائیں۔ والسلام۔

جناب اسپیکر: thank you۔اپنا ایک مختصر میں اسفندیار سے پہلے، گزارش یہ کروں گا کہ آپ لوگ مختصراً ٹائم، پرچیاں بہت آئی ہوئی ہیں ہر ایک بندہ بولنا چاہتا ہے لیکن گزارش یہ ہے کہ تمام معزز اراکین سے کہ وقت کم لیں اور مختصراً اور بامقصد گفتگو کریں۔thank you۔جی اسفندیار صاحب۔

جناب اسفندیار خان کاکڑ: بہت شکریہ جناب اسپیکر! سب سے پہلے میں جناب! آپ کا اور محترمہ غزالہ گولہ صاحبہ اور دونوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔امید ہے انشاءاللہ اسمبلی کو آپ دونوں مل کر اچھے طریقے سے چلائیں گے۔اور دوسری بات یہ رہی، آج جو محترم ڈاکٹر مالک صاحب جو باتیں کیے ہیں اسمبلی میں نے واک آوٹ کیا تو اس پر میں کچھ اس طرح کہنا چاہوں گا کہ یہاں جتنے بھی معزز اراکین ہیں، سب الیکشن جیت کر آئے ہیں۔ہم سب مینڈیٹ لے کر آئے ہیں۔ خصوصاً ہمارے مولانا صاحب کے ساتھ ہمارے حلقوں میں ہمارے دفتروں پر بم کے دھماکے ہوئے وہاں ہمارے بیس بیس لوگ شہید ہوئے اور زخمی ابھی تک اسپتالوں میں پڑے ہیں۔افسوس اس بات کا ایک سٹیٹمنٹ تک نہیں دیا تعزیت اور

آج سب پر الزام لگارہے ہیں ہر جگہ ہر علاقے پر کہیں پہ لیڈیز کو شہید کیا گیا کہیں پر لوگوں کو مارا گیا کسی پر بھی کسی نے کوئی بیان نہیں دیا لیکن یہاں کہتے ہیں" کہ لوگ اس طرح سلیکٹ ہو کر آئے ہیں۔ تو یہ غیر طریقہ ہے" اگر اس طرح ان کو یہ لگتا ہے کہ یہاں ہم جس طرح آئے ہیں یا پورے بلوچستان کے عوام کو انہوں نے کہا ہے، پورے بلوچستان کے اسمبلی کے لوگوں کو انہوں نے کہا ہے اور انہوں نے للکارا ہے۔ اگر ان کو اسی طرح لگتا ہے ان کے جو تین چار ساتھی اور یہ خود ہیں، شاید یہ اسی طریقے سے آئے ہیں ان کو اس طرح لگتا ہے تو ان کو چاہیے کہ وہ استعفیٰ دیں اور اپنا الیکشن لڑیں۔ اس طریقے سے نہیں ہوتا نہ اس طریقے سے عوام کو میسج دینا پڑتا ہے کہ بلوچستان میں یہ ہو رہا ہے وہ ہو رہا ہے۔ آپ کی پارٹی اور آپ mandate لے کر نہیں آئے ہیں نہ آپ آج اسپیکر شپ یا ڈپٹی اسپیکر شپ کا مقابلہ کر سکتے ہیں نہ کل سی ایم شپ کا مقابلہ کر سکیں گے۔ اس کے لیے قوت کی ضرورت ہے۔ اور جس طرح آپ نے سوچا تھا شاید اُس طرح نہیں ہوا آپ کے دل کے درد کو ہم بخوبی سمجھتے ہیں کہ آپ کے دل میں کون سا درد ہے اور کیا ہے۔ اس طرح کی خواہشات پر کوئی چیز پوری نہیں ہوتی۔ علاقے اور عوام کی خدمت کرنی پڑتی ہے۔ اُس کے بعد اسمبلی میں آنا پڑتا ہے۔ اور اس وقت عوام کو عملی کام کی ضرورت ہے جو کہ میرے خیال سے آپ نے نہیں کیا آپ یہاں قائد ایوان رہے ہیں اور جب آپ قوم پرستی کی بات کرتے ہیں۔ ہمارے جتنے بھی بھائی جدھر بھی ہیں جو پہاڑوں پر بیٹھے ہوئے ہیں آپ نے آج تک کسی سے بات کی؟ آپ نے جرگہ کیا؟ آپ نے اقتدار میں کیا کیا؟ اقتدار کے بعد آپ کہاں گئے؟ آپ نے کسی کو بٹھایا؟ آپ کسی کو اس دائرے میں ہمارے ملکی دائرے میں لائے؟ اس طرح باتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ جناب اسپیکر! آج گوادر میں سیلاب آیا ہے وہاں کے لوگ رُل رہے ہیں آپ نے کوئی سٹیٹمنٹ دیا؟ آپ تو اپنے ووٹوں کے خلاف اور اس کے خلاف آپ نے روڈوں کو بلاک کیا ہوا ہے آپ نے گوادر کے لوگوں کے لیے رویا آپ ادھر گئے؟ یہاں گیس نہیں ہے لوگوں کا برا حال ہے۔ کوئٹہ کے مضافات میں اور ادھر پورے ہمارے حلقوں میں آپ نے کوئی بات کی آپ کو یہاں سب کی بات کرنی چاہیے۔ آپ نے اسمبلی میں پورے بلوچستان کے لیے بات کرنی ہے صرف ذاتیات کے لیے کچھ نہیں ہوتا۔ نہ یہاں اس طرح کچھ ہے میں بہت افسوس سے یہ کہتا ہوں یہاں پہ لوگ قربانیاں دے کر آئے بہت زیادہ محنت کی اور ان کو اس نظر سے دیکھا گیا اور پورے بلوچستان اور میڈیا اور باہر کے میڈیا کے سامنے یہ بات کی صرف باتوں سے کچھ نہیں ہوتا عملی کارکردگی سے کام کرنا پڑتا ہے مجھے افسوس ہے اس رویے پر اور میں یہ چاہتا ہوں پوری اسمبلی کو اور خاص کر آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ کمیٹی جا کے ان کو منا کر لائیں یہ بھی ایک کام ہے۔ ان کو اسی طرح اسمبلی اور اسی فورم پر سب سے معذرت اور معافی مانگنی چاہیے کہ اس میں سب کی دل آزاری ہوئی ہے میں اس بات پہ بہت افسوس کرتا ہوں کس طرح وہ اپنے آپکو قوم پرست اور بلوچستان کا ایک اعلیٰ سیاستدان سمجھتے ہیں ان کی باتوں اور اس طرح کی حرکت پر آج تو یہ فورم تھا کہ وہ اپنے حلقے کے

بارے میں بات کرتے وہ بلوچستان کے بارے میں بات کرتے۔ وہ جو ہمارے لوگ پہاڑوں پہ بیٹھے ہیں ان کے لیے کچھ مسائل انہوں نے اگر حل کیے اس پر بات کرتے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے اس طرح کچھ بھی نہ ہوا نہ میرے خیال میں یہ کر سکتے ہیں۔ آپ نے مجھے ٹائم دیا میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔

جناب اسپیکر: جی سنجے کمار صاحب۔

جناب سنجے کمار: بہت بہت شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میں آپ کو اسپیکر اور اڈی غزالہ گولہ صاحبہ کو ڈپٹی اسپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور میں اپنے تمام ممبران اسمبلی کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ وہ اپنے حلقوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ میرے لئے یہ باعث فخر ہے کہ مجھے پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری صاحب، جناب آصف علی زرداری صاحب، اڈی فریال نے ایک ادنیٰ سا ورکر کو اِس پارلیمنٹ کا ممبر بنایا۔ جناب اسپیکر صاحب! بلوچستان کے مسائل تو بہت ہیں، انشاء اللہ آگے کے اجلاسوں میں اس پر مزید discuss کریں گے اور ان کو حل کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: Thank you. شعیب نوشیروانی صاحب کدھر ہیں۔ جی زرک خان آپ بولیں۔

جناب زرک خان مندوخیل: جناب اسپیکر! (عربی اردو ترجمہ) اللہ جس کو عزت دیتا ہے تو بندہ کون ہوتا ہے لینے والا۔ لوگ تو باتیں کرتے ہیں۔ مگر میں آپ کو specially مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اپنی ڈپٹی اسپیکر صاحبہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور میں اُن حضرات کا اُن پارٹیوں کا اپنی طرف سے اور اپنے سینئر ممبر میر عاصم کرد گیلو کی طرف سے اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو ہمارے coalition میں ہمارے ساتھ تھے جو باقی جماعتیں تھیں اُنہوں نے ہم پر بھروسہ کیا تو اُن سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر! آپ کو پتہ ہے کہ اِدھر ہمارے آس پاس دھرنے ہو رہے ہیں مظاہرے ہو رہے ہیں، یہ سارے قوم پرست ایک ایسے لوگ ہیں کہ عوام نے اُنکو reject کر دیا۔ اگر اُن کو ہمیں بھی ہماری جو مسلم لیگ کی calculation تھی ہم اس حساب سے سِٹیں نہیں جیتیں مگر ہمارے پاس فورم ہے ہمارا جوٹر یبونل اور الیکشن کمیشن بنا ہوا ہے، ہم اُدھر جا رہے ہیں۔ اُدھر apply کر رہے ہیں، اِدھر خاص طور میں اپنے حلقے کا بتاؤں اِدھر جو ممبر ہوتا تھا وہ ایک HDP کمیونٹی سے تعلق رکھتا تھا، اُنہوں نے سارے جتنے بھی ہمارے نوجوان تھے اُن ساروں کو overage کر دیا کیونکہ اُنکا ہزارہ کمیونٹی سے تعلق تھا وہ سمجھ رہے تھے ''کہ میں صرف اس کمیونٹی کا ممبر ہوں'' آپ اس کمیونٹی کے ممبر نہیں ہیں آپ پورے کوئٹہ شہر کے ممبر ہیں۔ میں آپ کا ایک منٹ لوں گا زیادہ ٹائم نہیں لوں گا sorry۔

جناب اسپیکر: میں صرف اتنی گزارش کر دوں کہ یہ تقریریں جب چیف منسٹر آجائیں گے سیٹ پر یہ اُس وقت کی ہیں ابھی اس وقت مختصراً بولیں۔

جناب زرک خان مندوخیل: چلوں میں آپ کو ایک بار پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اُن ساتھیوں کو جنہوں نے ہمارا ساتھ دیا میں اُن کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مہربانی۔

جناب اسپیکر: Thank you. بخت کاکڑ صاحب۔ مختصراً.Please

جناب بخت محمد کاکڑ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Thank you۔ جناب اسپیکر! سب سے پہلے میں اپنی جانب سے، پاکستان پیپلز پارٹی کی جانب سے آپ کو اسپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی ساتھ اَڈّی غزالہ گولہ صاحبہ کو ڈپٹی اسپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس اُمید کے ساتھ کہ آپ اور ڈپٹی اسپیکر صاحبہ ملکر اس ایوان کی حقیقی کسٹوڈین کا حق ادا کریں گے۔ یقیناً بلوچستان میں بہت زیادہ مسئلے مسائل ہیں، اُن میں سب سے بڑا ایک issue یہ ہے کہ یہاں proper legislation نہیں ہوئی۔ جب تک proper legislative نہیں ہوگا یہاں policies نہیں بنیں گی تب تک بلوچستان ترقی نہیں کرسکتا۔ یہ جو policies بنی ہیں، اِس سے پہلے اُن پر implementation کیلئے اُنکو PSDP کے ساتھ align کرنے کیلئے ہم اس ایوان میں مل بیٹھ کر کام نہیں کریں گے، تب تک یقیناً ہم ترقی نہیں کرسکتے۔

جناب اسپیکر: انشاءاللہ کوشش کریں گے۔

جناب بخت محمد کاکڑ: یقیناً یہ ایوان کسی نا کسی معزز رُکن پر کیچڑ اُچھالنے کی بجائے اس ایوان میں قانون سازی کیلئے کام کریں گے، اس ایوان میں گالم گلوچ کی بجائے یہاں پیار اور محبت اور بلوچستان کی ترقی کیلئے باتیں ہوں گی۔ اور میں تمام معزز اراکین کا خصوصاً وہ اراکین جن میں 25 سے زائد ایسے ہیں میں آپ کی توجہ اور یہاں بیٹھے ہوئے جو سینئر پارلیمنٹرین ہیں، اُن کی توجہ اس طرف لانا چاہتا ہوں۔ چونکہ 25 سے زائد ایسے اراکین ہیں جو پہلی مرتبہ اس legislative process میں حصہ لے رہے ہیں۔ تو آپ کو چاہیے ہیں کہ آپ ان سب کی encourage کریں گے، سینئر پارلیمنٹرین کو چاہیے کہ وہ ان سب کو اس حوالے سے encourage کریں، مواقع دیں، وقت دیں۔ اراکین سے بھی میری یہی گزارش ہوگی کہ ہم اپنے ایوان میں show seriousness کریں۔ ایوان میں عوام نے ہم پر جو اعتماد کیا ہے عوام آس لگائے بیٹھے ہیں کہ اس ایوان سے یہاں کے عوام کے مقدس ووٹوں سے منتخب ہونے والے یہ معزز اراکین، اُن کیلئے ایسی policies بنائیں گے ایسی قانون سازی کریں گے یہاں ہمارے جو یوتھ ہیں جو اس وقت سب سے زیادہ destruction کا شکار ہیں یہاں یوتھ پالیسی، میں اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یوتھ پالیسی ابھی تک نہیں بنی ہے بلوچستان وہ واحد صوبہ ہے تو اس حوالے سے انشاء اللہ میری constituency ہے اُس حوالے سے جب قائد ایوان منتخب ہوں گے تو detail میں اس حوالے سے بات

کروں گا۔ایک مرتبہ پھرآپ کا انتہائی شکریہ۔

جنابِ اسپیکر: Thank you ۔بخت صاحب۔میر اصغر رند صاحب۔مختصراً Please

میر محمد اصغر رند: شکریہ جناب اسپیکر صاحب!سب سے پہلے جتنے بھی ہمارے 65 نومنتخب اراکین ہیں مَیں اُن کو مبارک باد دیتا ہوں اور اسی اُمید کے ساتھ وہ اپنا حلقہ انتخاب اپنے علاقے کیلئے اُن کے جو مسائل ہیں اُن کو یہاں روشناس کرائیں گے اور جناب اسپیکر صاحب! آپ کو اور اپنی پارٹی کی ڈپٹی اسپیکر غزالہ گولہ صاحبہ کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ انشاءاللہ آپ اس ایوان کو جمہوری طریقے سے چلائیں گے باقی مسائل انشاءاللہ بعد میں کریں گے۔

جنابِ اسپیکر: انشاءاللہ Thank you.اصغر صاحب۔جی میر عبیداللہ گورگیج۔

میر عبیداللہ گورگیج: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب اسپیکر! آپ کو میں تہہ دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ڈپٹی اسپیکر ہماری میڈم اُن کو بھی تہہ دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اسی کے ساتھ ساتھ As a custodian of the House. انشاءاللہ آپ سے یہی توقع رکھتا ہوں کہ آپ impartial رہیں گے اور ہم نوجوانوں کو بھی موقع دیں گے کہ ہم اپنے حلقے کے حوالے سے بات کرسکیں ۔

جنابِ اسپیکر: بھرپور بھرپور انشاءاللہ۔

میر عبیداللہ گورگیج: اور ہمیں بھی appreciate کریں گے میں دیکھ رہا تھا یہاں ہمارے Senior Politician بیٹھے ہوئے ہیں اُنہوں نے ہمیں appreciate نہیں کیا کہ ہم اپنے اپنے حلقوں سے elect ہوکر آئے ہیں۔اور ہم نے بھی بہت جدوجہد کی اس سیٹ کیلئے اور آئیں منتخب ہوکے اور ساتھ ہی ساتھ میں اپنے سریاب کے عوام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اُنہوں نے ہمیں موقع فراہم کیا کہ ہم یہاں آ کے ہم اُن کی آواز اور اُن کے حق کیلئے دفاع کرسکیں۔جناب اسپیکر تھوڑی سی گزارش یہ ہے کہ آج جو ہمارے سابقہ چیف منسٹر اور ایک سینئر سیاستدان واک آؤٹ کر کے چلے گئے۔میں تو یہ expect کر رہا تھا کہ وہ سب سے پہلے گوادر پر بات کریں گے۔لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے وہ صرف چند سیٹوں کیلئے یہاں سے واک آؤٹ کر کے چلے گئے، وہ پہلے گوادر جو ابھی آفت زدہ ہے، وہاں ایمرجنسی نافذ کرنی چاہیے تھی۔اُس پر بات کرتے کیونکہ وہ ایم این اے کی سیٹ وہاں سے لڑ رہے تھے اگر وہ اُن کو، چلیں جتنے بھی ووٹ ملے اُن کیلئے بات کرتے سب سے پہلے۔تو بعد میں وہ اپنی سیٹوں کیلئے بولتے۔لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ وہ صرف واک آؤٹ صرف چند سیٹوں کیلئے۔جناب اسپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ۔آپ نے مجھے ٹائم دیا اور آگے بھی میں یہی expect کروں گا کہ سب سے پہلے آپ ہماری بات سُنیں گے اور ہماری راہنمائی فرمائیں گے۔

جناب اسپیکر: آپ کو انشاءاللہ ٹائم ملا گا جی لیاقت علی لہڑی صاحب۔

میر لیاقت علی لہڑی: شکریہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حاجی میر لیاقت علی لہڑی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے میں جناب عبدالخالق صاحب، اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی آپ کو میں مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ہماری بہن آڈی غزالہ گولہ ڈپٹی اسپیکر بنی ہیں میں اُنھیں بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔اور امید یہ کروں گا کہ جس منصب پر آپ بیٹھے ہیں چاہے حکومت اور چاہے اپوزیشن ہو، اِن سب کو آپ ساتھ لے کر چلیں گے۔دیکھیں بلوچستان کا جو احساس محرومی ہے ہم سب کے سامنے ہے انشاءاللہ اِس پر ہم سب ایک ہو کر کام کریں گے۔سب سے پہلے تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ حالیہ جو گوادر میں سیلاب آیا ہوا ہے، اِس کو آفت زدہ قرار دیا جائے فوری طور پر کیونکہ وہاں لوگوں کو بہت سے مسئلے و مسائل درپیش ہیں ہمیں اِن کو دیکھنا چاہیے۔آپ سے یہی گزارش ہے کہ آپ نے PDMA کو وہاں جو بھی ایمرجنسی میں اُن کے لیے جو بھی اُنکو facilitate جس طرح کر سکتے ہیں اُس پر کریں۔جناب! ہم الیکشن کوئٹہ سے لڑے ہیں کامیاب ہوئے ہیں۔میں اپنے شہر کا آپ کو تھوڑا بہت مختصراً بتا دیتا ہوں۔کوئٹہ شہر آج الحمدُ للہ، 70 سے 80 لاکھ اُس کی آبادی ہے۔تو بدقسمتی سے یہاں جو پہلے رہ چکے ہیں تو یہاں کوئی بھی پالیسی نہیں ہوئی ہے۔اسپیکر صاحب! یہاں روزگار کے حوالے سے کوئی کام نہیں ہوا۔تعلیم کے حوالے سے ہم اب بھی اپنی constituency میں گئے ہیں تو وہاں work کرتے تھے تو وہاں جو سرکاری اسکولز ہیں، بدقسمتی سے وہاں اسکول ہیں ہی نہیں۔جو اُن کی عمارت ہے وہ کرائے پر لئے گئے ہیں یہاں میں کوئٹہ شہر کی میں بات کر رہا ہوں کوئٹہ سٹی کا میں بات کر رہا ہوں۔تو ہمیں کوئٹہ شہر کو focus کرنا ہے۔کوئٹہ شہر کے نوجوانوں کو ہمیں focus کرنا ہے اِن کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنے ہیں۔اور اب تعلیم کے حوالے سے ہمیں اِن کے لیے کام کرنا ہے صحت کے حوالے سے کام کرنا ہے تو انشاءاللہ ہم ابھی زیادہ بات نہیں کریں گے جب ہمارا جو سی ایم بنے گا تو اِس پر آپ لوگوں سے بھی ہم یہی گزارش کرتے ہیں کہ اِس بار آپ لوگوں نے کوئٹہ کو focus کرنا ہے بہت شکریہ جی۔

جناب اسپیکر: thank you۔جی فضل قادر صاحب۔

حاجی فضل قادر مندوخیل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب اسپیکر! سب سے پہلے آپ کا شکریہ کہ آپ نے خیالات کے اظہار کرنے کا موقع دیا اور آپ کو اسپیکر اور غزالہ گولہ صاحبہ کو ڈپٹی اسپیکر nominate ہونے پر مبارک باد دیتے ہیں۔ جناب اسپیکر! اِس ایوان میں 65 اراکین ہیں جو elect ہو کر آئے ہیں اِن سب کو مبارک باد دیتا ہوں اور اسی ایوان کے توسط سے اپنے حلقے ژوب۔جو شہری لوگ ہیں قبائلی ہیں اُن سب کو مبارک باد دیتا ہوں۔جناب اسپیکر! ہمارے شہر میں تین بہت بڑے مسئلے ہیں نمبر 1 صحت نمبر 2 تعلیم نمبر 3 زراعت۔یہ مسئلے ہیں ابھی تو شاید CM نہیں ہے۔جب

وقت آئیگا اُن پر بات کریں گے۔فی الحال شکریہ آپ کا۔

جناب اسپیکر: thank you۔جی شعیب نوشیروانی صاحب۔

میر شعیب احمد نوشیروانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب اسپیکر! آپ کا،میڈم ڈپٹی اسپیکر صاحبہ کا میں شکرگزار ہوں اور میں آپ لوگوں کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ الحمدُ للہ، اللہ پاک کی مہربانی سے بلا مقابلہ آپ لوگ منتخب ہوئے اور ایک بڑی اچھی روایت قائم رہی۔اور مجھے امید ہے کہ انشاءاللہ یہ جو آپ لوگوں کا tenure ہے بڑی محبت اور جس طرح کی شفقت بھرے لوگ ہیں آپ لوگ۔انشاءاللہ اسی طرح اِس اسمبلی کو چلائیں گے۔ڈاکٹر صاحب نے ایک بات کی میں اس بات سے 100 فیصد متفق ہوں کیونکہ ایک انصاف کا نظام ہونا چاہیے خصوصاً ڈویلپمنٹ اسکیموں کے حوالے سے یا روزگار کے حوالے سے۔تو آج مجھے اپنے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر سے پتہ چلا کہ گزشتہ پانچ سال سے کوئی 57 کے قریب پرائمری اسکول خاران کے بند ہیں ٹیچرز نہیں ہونے کی وجہ سے تو اِس سے آپ دیکھ لیں اندازہ کرلیں کہ کس طرح کی مشکلات کا سامنا ہمارے بلوچستان کے اضلاع کو کرنا پڑرہا ہے دیگر ساتھیوں نے جس طرح سیلاب کا حوالہ دیا خاران بھی اِس سے affect ہورہا ہے۔میں امید کرتا ہوں کیونکہ اس فورم پر اور بھی فی الحال گورنمنٹ بنی ہے نگران حکومت جو function کررہی ہے۔لیکن یہ اسمبلی فورم کا ایک طرح کا میسج چلا جائے کہ ہم اُس سیلاب متاثرین کے ساتھ ہیں جس طرح گوادر،مکران اور خاران میں اِس وقت وہاں کے لوگوں کو درپیش ہے تو انشاءاللہ یہ میسج چلا جائیگا۔جو ڈسٹرکٹ آفیسرز ہیں وہ assessment لگا رہے ہیں اُس کو دیکھ رہے ہیں کہ جسطرح کے نقصانات ہوئے ہیں آگے انشاءاللہ مجھے امید ہے جو گورنمنٹ form ہوگی وہ بہتر انداز میں ایک منصفانہ انداز میں اِس تباہی سے نمٹے گی۔باقی جو بلوچستان اسمبلی کا معاملہ ہے انشاءاللہ یہ بھی ساتھ ساتھ چلتے رہیں گے۔ہم آپ کو یقین دلاتے چلیں کہ انشاءاللہ یہ تمام ارکان اس اسمبلی کی تقدس کو برقرار رکھتے ہوئے as a team کام کریں گے انشاءاللہ العزیز۔اور جو آگے کے مرحلے ہیں آپ کی معاونت کریں گے آپ کے ساتھ چلیں گے تاکہ بلوچستان کی جو ایک رواداری اور ایک قبائلی کلچر ہے پورے پاکستان کو یہ چہرہ نظر آتا رہے۔

جناب اسپیکر: انشاءاللہ۔انشاءاللہ۔

میر شعیب احمد نوشیروانی: تو انشاءاللہ آپ کے ساتھ تمام اراکین تعاون کریں گے،thank you Sir

جناب اسپیکر: Thank you۔جی مولوی نوراللہ صاحب۔

مولانا نوراللہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔(عربی پشتو ترجمہ) جناب اسپیکر صاحب! میں سب سے پہلے آپ کو بلا مقابلہ اسپیکر منتخب ہونے پر مبارک باد دیتا ہوں۔اور اسی طرح سے ہماری بہن غزالہ گولہ۔۔۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! آپ مہربانی کر کے اگر اردو میں بولیں گے تو سب کو سمجھ آئیگی۔ باقی آپ کی زبان آدھے ہاؤس کو سمجھ آئیگی اور آدھے کو سمجھ نہیں آئیگی۔

مولانا نوراللہ: اِسی وجہ سے ہمارے بلوچ، بلوچی اور پٹھان، پشتو بھول گئے ہیں اسکا یہاں استعمال بہت ضروری ہے۔

جناب اسپیکر: اچھا! مولوی صاحب! معذرت کے ساتھ آپ کی سپیچ میں intervene کر رہا ہوں، normally تو rule and procedure یہ ہے کہ آپ کو۔ اگر آپ پشتو میں بولنا چاہتے ہیں تو وہ آپ کو پہلے اجازت لینی پڑتی ہے۔ پھر آپ اُس زبان میں اگر آپکو permission ملتی ہے تو پھر آپ بیشک اس میں بول سکتے ہیں۔ لیکن میں نے آپ کو پرچی بھی لکھ کر بھیجی تھی میں نے کہا کہ اگر ہو سکے آپ کی اُردو تو ماشاءاللہ ہم سب سے اچھی ہے۔ تو آپ کو اردو میں بولنا چاہیے۔ چلیں بسم اللہ کریں۔

مولانا نور محمد: قانون کا ہم ضرور احترام کریں گے۔ اگر قانونی کوئی ممانعت ہے تو پھر ہم اُسکا احترام کریں گے۔ اگر قانون کی کوئی ممانعت نہیں ہے تو۔ (پشتو سے ترجمہ) جناب اسپیکر! تو میں اپنی بہن غزالہ گولہ صاحبہ کو بھی مبادک باد دیتا ہوں۔ ہمارے بلوچستان کے مسائل زیادہ ہیں، بلوچستان مسائلستان ہے بلوچستان نہیں ہے۔ اور بلوچستان کے وسائل اِتنے زیادہ ہیں کہ ان سے پاکستان کے مسائل بھی ختم ہو جائیں گے۔ رکاوٹ یہ ہے کہ یہاں انصاف نہیں ہے۔ اور یہ اللہ کا اَمر ہے کہ آپ انصاف کریں۔ میں پچھلی اسمبلی میں بھی اسمبلی کا ممبر تھا۔ 23-2022ء کے بجٹ میں میرے حلقہ میں ایک ارب 80 کروڑ کی صرف ترقیاتی اسکیمات تھیں۔ سال میں چار مہینے باقی تھے کہ یہ پی ایس ڈی پی غائب ہو گیا تھا۔ ایک سال آگے نہیں گیا نہ ایک ٹینڈر رہوا ہے نہ پی سی ون تیار ہے۔ چار مہینے باقی ہیں تو یہ کام یہ کب اور کیسے ہو جائیں گے۔ لوگ شکایت کرتے ہیں کہ ہم سے میڈیکل کالج 30 کلومیٹر دور ہے۔ اور میرے حلقے میں پرائمری اسکول نہیں ہے۔ ایسی بھی تحصیل ہے کہ جہاں ہائی اسکول نہیں ہے۔ اور ایسا 120 کے کلومیٹر دُور پکی سڑک ہے اور آگے سڑک نہیں ہے۔ جناب اسپیکر! اگر اسکول موجود ہے تو ماسٹر نہیں ہے۔ ہسپتال ہے تو ڈاکٹر نہیں ہے۔ جن ڈاکٹروں کی پوسٹنگ جو قلعہ سیف اللہ ڈسٹرکٹ ہسپتال میں ہوئی ہے۔ وہ ادھر کوئٹہ میں موجود ہیں اور پرائیویٹ کلینک کے لیے وہاں ڈیوٹی دیتے ہیں۔ یہ تفصیلات ہیں ہمارے علاقے کے بارے میں جن پر بعد میں بات کی جائے گی۔ لیکن آج تو مبارک بادی کا دن ہے۔ میں نیک خواہشات کی توقع رکھتا ہوں کہ فلور کے ہوتے ہوئے ہمارے ساتھ ناانصافی نہیں ہونی چاہیے۔ اور ہمارے مسائل کے بارے میں حکومت ہماری سرپرستی، راہنمائی اور حوصلہ افزائی کرے گی۔ وَمَا علینا اِلَّاالبلاغ۔

جناب اسپیکر: بہت شکریہ مولوی صاحب۔ جی ظفر آغا صاحب۔

سیّد ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! سب سے پہلے جناب عبدالخالق اچکزئی صاحب! آپ کو اور محترمہ غزالہ گولہ صاحبہ کو دل

کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور اس اُمید کے ساتھ کہ آپ جمہوری روایات اور اسلامی تعلیمات کو اور بلوچستان کی ثقافت کو اور روایات کو، اِن روایات کو آپ برقرار رکھیں گے۔ میں اپنے قائد محترم ،فخرِ پاکستان، فخرِ ایشیا جناب قائدِ ملّتِ اسلامیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور محسنِ بلوچستان مولانا عبدالواسع کو، مَیں شکر گزار ہوں اپنی جماعت کا کہ جماعت نے میرے اوپر اعتماد کیا۔ جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے حلقہ پی بی۔49 پشین 3 سے منتخب کیا۔ مَیں پشین کے عوام کا حلقہ پی بی۔49 کا اور خصوصاً میرے آبائی گاؤں کا کلی کربلا کا مَیں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہمیں عزت بخشی اور کوشش کروں گا کہ اس حلقے کے جتنے بھی مسائل ہیں اُن کو اس مقدس ایوان میں اُجاگر کروں گا اور اُس پر بات کروں گا۔ کیونکہ آج صرف مبارکباد کا دن ہے۔ تو میں اپنے حلقے کا انتہائی مشکور ہوں بالخصوص اپنی تحصیل سرانان کا۔ تحصیل حرمزئی کا اور تحصیل پشین کا۔ اور مَیں آپ سب دوستوں کو دل کی اَتاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ سب لوگ یہاں جیت کے اپنے اپنے حلقوں سے آئے۔ اور آپ لوگوں نے ہمت کی اور ایک اسلامی جمہوریہ پاکستان میں ہم رہتے ہیں اور ہم کوشش کریں گے کہ بلوچستان کی روایات پر اور ان پر اسلامی تعلیمات پر ہم من وعن اس پر کام کرسکیں۔ اور اچکزئی صاحب! آخر میں پھر آپ کا ممنون اور مشکور ہوں کہ آپ نے ٹائم دیا۔ اور آپ کو مبارک ہو۔ شکریہ۔

جنابِ اسپیکر: thank you very much. جی مینا بلوچ صاحبہ۔ میڈم! مختصر جتنا ہوسکے مہربانی کریں۔

محترمہ مینا مجید بلوچ: جی جی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے تو میں مبارک باد دینا چاہوں گی اِس ایوان میں بیٹھے تمام 65 اراکین اسمبلی کو۔ اسپیکر بلوچستان اسمبلی اور ڈپٹی اسپیکر بلوچستان اسمبلی غزالہ گولہ صاحبہ کو۔ یہ بلوچستان کے لیے خوش قسمتی کی بات ہے اور بی بی غزالہ گولہ کا ڈپٹی اسپیکر منتخب ہونا اِس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی ناں صرف اپنی عورتوں کو عزت واحترام دیتی ہے بلکہ اُنکو مقام بھی دیتی ہے۔ اور اُن کو اپنی نمائندگی کرنے کا موقع بھی دیتی ہے۔ تو اِس ایوان کے توسط سے میں یہ کہنا چاہوں گی کہ بلوچستان کی خواتین اگر سیاست میں شوق رکھتی ہیں تو پاکستان پیپلز پارٹی سے شروعات لیں۔ دوسرا یہ کہ جناب! جیسا کہ عبیداللہ گورگیج اور فرح عظیم شاہ نے کہا، میں بھی وہی دہرانا چاہوں گی کہ اِس اسمبلی میں ہمارے لیے ہمارے بڑے جو senior politicians ہیں، قابلِ احترام ہیں، ہم اُنکا احترام کرتے ہیں لیکن اِس ایوان میں ہم سب کو ایک ہی حیثیت حاصل ہے۔ اِس آئین نے ہمیں ایک ہی حیثیت دیا ہے۔ تو ایک درخواست ہے کہ جو پہلے درخواست کرے، اُس کو پہلے موقع دینا چاہیے چاہے وہ عورت ہو، چاہے وہ مرد ہو چاہے newcomer ہو، جس کا پہلا ٹائم ہے بلوچستان اسمبلی میں میری یہ درخواست ہے کہ ہم سب کو ایک طرح treat کیا جائے۔ اور دوسرا یہ مجھے خوشی ہوتی ہے کہ اس دفعہ ایوان میں 25 ایسے ارکان ہیں جو پہلی دفعہ آئے ہیں۔ تو یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ بلوچستان نے اِس change سے یہ ثابت کیا ہے ’’کہ جو نمائندے ہم پر مسلط تھے، عوام پر مسلط تھے، جو کام

نہیں کرر ہے تھے، ہم اُن کو تبدیل کرنے کا بھی حق رکھتے ہیں‘‘۔تو25 نئے چہروں کا اِس اسمبلی میں اِس بات کا پیغام ہے کہ بلوچستان تبدیلی کی طرف جارہا ہے دوسرا یہ کہ جسطرح ڈاکٹر عبدالما لک صاحب نے واک آؤٹ کیا اسمبلی سیمیرا تعلق بھی اِسی ڈسٹرکٹ سے ہے۔تو میں یہ کہنا چاہوں گی کہ ہم یہ امید کرر ہے تھے کہ ڈاکٹر عبدالما لک صاحب جو قوم پرستی کی سیاست کرتے ہیں۔ جو بلوچستان کے عوام کی سیاست کرتے آرہے ہیں جو حقوق اور محرومیوں کی سیاست کرتے آرہے ہیں۔ تو آج بلوچستان کو اُسکی ضرورت تھی۔ آج گوادر کو ضرورت تھی کہ ڈاکٹر عبدالما لک صاحب اسمبلی فلور پر کھڑے ہو کر پہلے گوادر کی بات کرتے۔ اُس کے بعد اپنے سیاسی اختلافات کا اظہار کرتے۔لیکن انہوں نے اپنی سیاست کو اولین ترجیح دی اور عوام کے بارے میں کچھ بولنا پسند نہیں کیا۔اور دوسرا میں یہ کہنا چاہوں گی کہ اِس اسمبلی کے اراکین کی توہین سے پہلے ڈاکٹر عبدالما لک صاحب کو یہ پتہ ہونا چاہیے کہ اِسمیں ہمارا قصور نہیں ہے۔ اِس ایوان میں بیٹھے لوگوں کا قصور نہیں ہے بلکہ بلوچستان کے عوام نے چار جماعتی ٹولہ کو مسترد کر دیا ہے۔ جو 1988ء سے محرومیوں کے نام پر اور حقوق کے نام پر ووٹ لیکر آرہے ہیں سیاست کرتے آرہے ہیں۔لیکن اِس generation کو سمجھ آ گئی ہے اور کرنٹ پاپولیشن کو بلوچستان کی سمجھ آ گئی ہے کہ یہ جو قوم پرست جو جماعتیں ہیں، وہ اپنی promises deliver کرنے میں ناکام رہی ہیں مکمل طور پر سب کو مسترد کیا ہے اور آج ایوان میں اکثریت میں پاکستان پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن) جے یو آئی اِس بات کا ثبوت ہے کہ عوام نے اپنے نمائندے منتخب کر دیئے ہیں۔ چار جماعتی ٹولہ اور نیشنل جتنی بھی ہماری قوم پرست پارٹیاں ہیں، اُن کو مسترد کیا ہے۔تو وہ اپنی ہار کو تسلیم کریں کیونکہ اُن کی پذیرائی عوام میں ختم ہو چکی ہے۔ بلکہ ڈاکٹر عبدالما لک صاحب کی پزیرائی تو بس چار محلوں سے آگے ختم ہو جاتی ہے۔ میں بھی اُسی ڈسٹرکٹ سے تعلق رکھتی ہوں۔اور ہم سب کو قبول کریں اور ہماری راہنمائی کریں۔as a senior politician کے۔تو اس فلور پر میں یہ بیان کرنا چاہ رہی تھی اور دوسرا یہ بالخصوص گوادر کے بارے میں چونکہ اُسی ڈویژن سے میرا تعلق ہے۔ میں کہنا چاہوں گی کہ نہ صرف ڈسٹرکٹ گوادر، ڈسٹرکٹ کیچ، حالیہ بارشوں کی وجہ سے شدید وہاں کے عوام تکلیف میں ہیں۔ گوادر تو تقریباً پورا پانی میں ڈوب چکا ہے تو اس ایوان میں جناب اسپیکر! میں کہنا چاہوں گی کہ گوادر کو urgent مدد کی ضرورت ہے، گوادر کو آفت زدہ قرار دیا جائے۔اور عوام کو فوری وہاں ریسکیو کیا جائے اور relief کے work کو تیز کر دیا جائے۔بلخصوص میں اپنے علاقے مند کے بارے میں بھی یہ کہنا چاہوں گی جیسا کہ برکت صاحب نے کہا کہ وہاں لوگوں کے گھر گر رہے ہیں، غریبوں کے شدید نقصانات ہوئے ہیں۔تو وہاں بھی ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن پہنچنا چاہیے۔پُل ٹوٹنے کی وجہ سے شاید وہ نہیں پہنچ پا رہے ہیں۔لیکن ہم فی الفور کوئی alternate طریقہ تو نکال سکتے ہیں۔تو اس سے ایوان میں میں یہ کہنا چاہوں گی کہ ہمارے لوگوں کو مدد کی ضرورت ہے خدارا اُن کی مدد کریں۔شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you Madam۔جی آغا عمر احمد زئی صاحب۔

پرنس احمد عمر احمد زئی: شکریہ۔اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم بسم اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم ۔سب سے پہلے جی آپ میرا نام پلیز correct کریں کہ پرنس عمر ہے۔

جناب اسپیکر: جی دوبارہ بتائیں۔

پرنس احمد عمر احمد زئی: مَیں نے کہا کہ جی میرا نام جو ہے صرف پرنس عمر ہے۔آغا عمر نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ok.

پرنس احمد عمر احمد زئی: دوسرا جی سب سے پہلے مَیں آپ کو بحثیت اسپیکر منتخب ہونے پر مبارکبادی اور میڈم گولہ صاحبہ کو ڈپٹی اسپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد دیتا ہوں ۔کہ unopposed آپ لوگ آئے۔اور دوسرا یہ ہے کہ جس طرح سب نے اپنے اپنے علاقوں پر بات کی۔ جتنے ہمارے نئے منتخب ممبرز آئے ہیں،سب کو مبارک ہو۔مَیں سریاب سے تعلق رکھتا ہوں۔سریاب کے سارے لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔اور انشاءاللہ ہم سریاب کے سارے لوگوں کے ساتھ شانہ بشانہ رہیں گے۔جو کوئٹہ میں جی سب سے بہت بڑا مسئلہ ہے کہ ایک urban area ہے۔اور ایک rural area ہے۔کوئٹہ میں سریاب بالکل ایک پسماندہ علاقہ ہے۔اسمیں 70 سال سے جو سیاست ہورہی ہے اسمیں کوئی ڈویلپمنٹ نہیں کی ہے۔جو last development ہوئی ہے 2018 میں جو ہماری حکومت بلوچستان عوامی پارٹی کی آئی اُسمیں پہلا change سریاب میں آیا ہے۔اور انشاءاللہ اُسی change کو ہم آگے لے جائیں گے۔اور سارے ہمارے سریاب کے جو ممبرز جو منتخب ہوئے ہیں،مختلف پارٹیوں سے ہم سارے جتنے ایک ساتھ ہونگے اور سریاب کو next level پر لیجائیں گے ۔اور اسمیں سب سے بڑا مسئلہ ہے ایک منشیات کا ہے ،اُس کو ہم ٹارگٹ کریں گے۔اور دوسرا بیروزگاری ہے۔جیسے آپ کو پتہ ہے کہ بلوچستان میں اس وقت تقریباً27لاکھ jobs کی ضرورت ہے۔تو سب سے main مسئلہ بلوچستان کا وہ بیروزگاری کا ہے۔تو اُس پر ہم کوشش کریں گے ،قبائلی مسئلے اس وقت بہت زیادہ problems ہیں جن کی وجہ سے امن وامان خراب ہورہا ہے۔تو یہ چند چیزیں ہیں جن پر ہم focus کریں گے ہیلتھ اور ایجوکیشن کو،definitely اُسمیں ہیں۔تو اس وقت ہم صرف اسلئے کررہے ہیں کہ آپ کو مبارکباد دے دوں۔شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you۔جی اصغر ترین صاحب!short کریں۔

جناب اصغر علی ترین: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔جناب اسپیکر!سب سے پہلے مَیں آپ کو اور محترمہ غزالہ صاحبہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔آپ ایک سینئر سیاستدان ہیں اور سیاست کے میدان میں منجھے ہوئے کھلاڑی ہیں ۔اور ہم اُمید رکھتے ہیں کہ آپ اس ہاؤس کو ڈیکورم کے ساتھ اور ایک عزت کے ساتھ چلائیں گے اور آپ

تجربہ بھی رکھتے ہیں اس کام کا۔تو یقیناً مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اسپیکر دیکھ کر کے، آپ کو اسپیکر کی چیئر پر بیٹھ کے یقیناً مجھے انتہائی خوشی ہوئی ہے۔اور دوسرا مَیں اپنی پارٹی جمعیت علماء اسلام کا اپنی پارٹی لیڈرشپ کا اور بالخصوص پشین کے عوام کا اور حلقہ پی بی۔8 کا یقیناً مَیں مشکور وممنون ہوں کہ اُنہوں نے ایک دفعہ پھر انتخاب میں کامیابی دلوا کر اس ایوان میں بھیجا ہے۔ یقیناً آج تو ڈیبیٹ کا وقت نہیں ہے نہ مسئلے ومسائل بیان کرنے کا وقت ہے لیکن انشاءاللہ حکومت سازی ہوگی ،حکومت بنے گی پھر اس پر مزید تفصیلاً بات کرنا چاہیں گے۔مَیں صرف تھوری سی بات کرنا چاہوں گا۔ہم یقیناً 2018ء میں اسمبلی کا حصہ رہے ہیں اور الحمدللہ 2024ء میں پھر اللہ پاک نے موقع دیا۔پھر ہم اس کا حصہ بنے۔ہمیں تو بڑی خوشی ہوئی کہ وہاں سینئر سیاستدان بیٹھے ہوں گے۔ یہاں 2024ء کے انتخابات میں منتخب ہو کر آئے ہیں۔کچھ سیکھنے کو ملے گا ہمیں۔لیکن یقین جانئے آج ہم نے آپ کے حلف سے پہلے ایک سینئر سیاستدان کا ایک بیان دیکھا اور بیان سنا ہمیں یقیناً بہت افسوس ہوا کہ اس طرح کے بیان سے ہم کیا تاثر دیں گے عوام کو، یقیناً جو جیتا ہے وہ مبارکباد کا حقدار ہوتا ہے جو ہارتا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ جی میرے ساتھ دھاندلی ہوئی ہے۔کوئی نئی بات تو اس میں نہیں ہے ۔ یقیناً سینئر سیاستدان ہونے کے ناطے ایک قوم پرست لیڈرشپ ہونے کے ناطے، کچھ ایسی اپنی ساکھ رکھنا چاہیے موقف۔جس سے ہم کچھ نئے یہاں ہم آئے ہوئے ساتھی ہیں۔تو کچھ سیکھنے کو ملے۔یقیناً بلوچستان کا ایک dynamic سا ماحول ہے، بلوچستان اسمبلی کا ایک وقار ہے۔آپ نے دیکھا 2018ء کے انتخابات کے بعد پورے پاکستان میں بالخصوص قومی اسمبلی میں ایک ہل چل تھی ایک عجیب فضا تھی ایک عجیب ماحول تھا۔یعنی کوئی آدمی بھی safe نہیں تھا۔ایسی ہوٹنگ ہو رہی تھی ایک دوسرے کو گالی گلوچ اور ایک دوسرے کے ساتھ بدتمیزی کا ایک ماحول تھا۔لیکن بلوچستان اسمبلی میں ایسا ماحول الحمدللہ نہیں تھا اور نہ ہے اور نہ ہوگا۔اُسکی وجہ یہ ہے کہ بلوچستان کی اپنی ایک روایات اور ایک ثقافت ہے، بڑوں کا بزرگوں کا احترام ہے،عزت ہے۔اس کو برقرار رکھنا چاہیے اور آخر میں، جتنے بھی ایوان میں ساتھی ہمارے منتخب ہوئے ہیں، اسمیں سینئر سیاستدان بھی ہیں، اسمیں ہمارے پرانے دوست بھی ہیں جو 2018ء میں ہمارے ساتھ تھے۔ان سب کو مَیں اپنی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اس ایوان کا حصہ بنے۔اور ایک دفعہ پھر مَیں اسپیکر صاحب آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔اور ایک دفعہ پھر مبارکباد دیتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے بلوچستان کے جو یعنی یہ کرسی بڑی یہ آپ ناں سمجھیں کہ یہ پھولوں کی نہیں بلکہ کانٹوں کی ایک کرسی ہے۔آپ کانٹوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔تو یقیناً یہ 65 کا ہاؤس ہے، ہر بندے کی بات سننی پڑے گی آپ کو ہر بندے کے مسائل پر یہاں رولنگ دینی پڑیگی۔ یقیناً جو کچھ بھی یہاں سے بلوچستان اسمبلی کا جو ایک braub ہے، مغز ہے ،وہ اسکی چیئر ہے۔ یہاں سے آپ رولنگ پاس کریں گے یہاں سے آپ کے ذریعے اس ہاؤس میں قانون سازی ہوگی۔ یہاں آپ نے یا کوئی کسی کو طلب کرنا ہے یا

کسی مسئلے پر بات کرنی ہے تو اسی ہاؤس میں ہوگی۔آپ کی ذمہ داری ہے،ان تمام ایوان میں بیٹھے ہوئے سب سے زیادہ ہاؤس کی ذمہ داری آپ پر آتی ہے۔تو انشاء اللہ ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں اور ہم بھر پور آپ کی حمایت بھی کریں گے اور آپ کا ساتھ بھی دینگے۔اور جہاں ہماری ضرورت پڑی ہم حاضر ہونگے۔ایک دفعہ پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔شکریہ۔

جناب اسپیکر: شکریہ اصغر ترین صاحب۔ ہمیشہ ہم انشاء اللہ آپ کے تجربے سے استفادہ کرتے رہیں گے۔اچھا آخر میں کل کی کارروائی کے متعلق ترتیب بیان کروں۔اچھا گورگیج صاحب آپ رہ گئے۔بولیں پلیز۔

میر عبدالصمد خان گورگیج: میں سب سے پہلے جناب اسپیکر! آپ کو اور میڈم غزالہ گولہ صاحبہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور مَیں اپنے حلقہ پی بی۔40 کے عوام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اُنہوں نے مجھے ووٹ دیکر یہاں اسمبلی میں پہنچایا۔جس طرح ہم 25 جونیئر ممبرز آئے ہیں اُن میں سے مَیں بھی ایک ہوں۔مَیں بھی جب آرہا تھا یہاں یہ سوچ کر کہ یہاں سینئر ہونگے تو اُن سے کچھ سیکھ جاؤں گا اور آخر میں انشاء اللہ مَیں بھی بولوں گا۔لیکن سینئر آئے اور دو بات کر کے چلے گئے،افسوس کے ساتھ۔تو اُس کو کم ازکم گوادر کے اوپر بات کرنا چاہیے تھا۔گوادر میں سیلاب آیا ہوا ہے۔کتنے دنوں سے بارشیں ہیں وہاں،یہاں اُسکے اوپر بات کرنا چاہیے تھا لیکن افسوس کیساتھ کہ وہ نکل گئے۔اور وہ کم ازکم نوجوانوں کی نمائندگی کا سوچتے ہیں تو کم ازکم یہاں اسمبلی میں بیٹھ جاتے کہ ایک کمیٹی بنائیں۔کہ جو نوجوان پہاڑوں میں ہیں اُن کو لائیں قومی دھارے میں،مَیں ایک نوجوان ہوں مَیں ایک مگرمچھوں کے درمیان سے نکل کر آسکتا ہوں تو باقی نوجوان کیوں نہیں نکل کر آسکتے ہیں۔تو ان سے سب کا حق ہے سب آجائیں۔تو یہ صرف ان لوگوں نے ایک وہ بنایا ہوا ہے کہ ہم lead کریں گے اور پیچھے یہ نوجوان زندہ باد اور مردہ باد کہیں گے۔تو انشاء اللہ وتعالیٰ وقت ہے،بہت آگے بھی۔تو آپ کا مَیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: thank you صمد صاحب۔جی پیٹرک صاحب! آپ بولیں گے۔جی پلیز۔

جناب پیٹرک سینٹ مسیح: جناب اسپیکر! آپ اور غزالہ گولہ صاحبہ بلا مقابلہ اس ایوان میں اپنی اقلیتوں کی جانب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔اور یہ میرا اور آپ کا اور اس ایوان کا ,ایک چھوٹی سی بات صرف اور صرف اور آپ کی اور اپنی اور پورے بلوچستان کی حوصلہ افزائی کیلئے یہ کہوں گا کہ جو disaster آتے ہیں،وہ قدرت کی طرف سے آتے ہیں۔یہ بھی ہمیں برداشت کرنا ہے۔اور اس پر عمل کرنے کیلئے جب ہمارا چیف منسٹر آئیگا تو پھر اُس پر بات کریں گے۔باقی میرا سر! آپ سے بھی ایک گزارش ہے کہ ہمیں ایوان میں یا باہر یا بلوچستان میں اس سے ہٹ کر اقلیتوں کو ڈومیسائل جیسے دوسری اقلیتوں کو لوکل قرار دیا گیا ہے جن کی عمر 25 سال،میری عمر تو بہت زیادہ ہو چکی ہے۔تو اُنکو لوکل قرار دیا جائے تا کہ ایک

friction نہ ہو۔آپ کو ایک دفعہ پھر ہماری پوری قوم کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: Thank you مشکور ہیں آپ کے۔اچھا اب میں کل کی اجلاس کی کارروائی کے متعلق چونکہ بروز ہفتہ مورخہ 2 مارچ 2024ء کو بوقت 11:00 بجے قائد ایوان کا انتخاب ہوگا۔اور قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر (2)15 کے تحت وزیر اعلیٰ کو منتخب کئے جانے کے روز سے قبل شام پانچ بجے یعنی کل بروز جمعہ شام پانچ بجے سے پہلے تک کسی بھی وقت کوئی بھی رکن نے کسی دوسرے رکن کو وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے لئے نامزد کرسکتا ہے۔جو اسکے بعد اُمیدوار کہلایا جائیگا۔جس کے لئے وہ سیکرٹری اسمبلی کو fifth schedule میں موجود اپنی جانب سے کاغذات نامزدگی پیش کریگا۔جن پر بطور تجویز کنندہ کے دستخط ثبت ہونگے۔جبکہ ایک دوسرا رکن تائید کنندہ ہوگا۔اس کے ہمراہ اُمیدوار کا دستخط شدہ ایک بیان ہوگا کہ وہ اس نامزدگی کی اجازت دیتا ہے،کاغذاتِ نامزدگی سیکرٹری اسمبلی کے دفتر سے حاصل کریں۔قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ (A)16 کے تحت اسپیکر وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے دن سے قبل اُسی شام یعنی کہ کل جمعہ کے روز چھ بجے یا کسی ایسے دوسرے وقت جس کا تعین وہ کریں قاعدہ نمبر 15 کے تحت وصول شدہ کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال، اُن اُمیدواروں کی تجویز کنندہ اور تائید کنندگان جو وہاں موجود ہونے کی خواہش ظاہر کریں انکی موجودگی میں کریں گے۔اور جانچ پڑتال کے بعد وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے لئے حتمی ناموں کا اعلان کریں گے۔معزز اراکین اسمبلی کی سہولت کی خاطر وزیر اعلیٰ کے انتخاب کا طریقہ کار آپ کے سامنے table کر دیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس برائے انتخابِ وزیر اعلیٰ بلوچستان بروز ہفتہ مورخہ 2 مارچ 2024ء بوقت 11:00 بجے صبح تک ملتوی کیا جاتا ہے۔thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس شام 05 بجکر 40 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆